389

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔ ستمبر 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 (16 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 7۔ جولائی 2015 میں مورخہ 5۔ اکتوبر 2015 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

390

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 (18 بابت 2015) نافذ شدہ مورخہ 17۔جولائی 2015 میں مورخہ 15۔اکتوبر 2015 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

(بی) رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ، محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 10-2009 پر آڈیٹر جنرل پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ، محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 10-2009 پر آڈیٹر جنرل پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 بسلسلہ کشادگی / اصلاح بُنگہ حیات سے پاکپتن عارف والا روڈ

ایک وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 12-2011 بسلسلہ کشادگی / اصلاح بُنگہ حیات سے پاکپتن عارف والا روڈ ایوان میں پیش کریں گے۔

391

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

بدھ، 2۔ستمبر 2015

(یوم الاربعاء، 17۔ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝١ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝٢ وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ ۝٣ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝٤ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝٥
كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝٦ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝٧ إِنَّ إِلَىٰ
رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝٨ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝٩

سورة الأعلى آیات 1 تا 9

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اُس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو خدا چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی۔ (7) ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔ (8) سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو (9)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز
سجدہ کعبے میں ہو اور دھیان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غم کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

جناب سپیکر کی رولنگ کے باوجود سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا ایوان کی گیلری میں حاضر نہ ہونا

میاں طارق محمود: کیا سیکرٹری سکولز یہاں پر موجود ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب! سیکرٹری سکولز کہاں ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری یہاں پر موجود ہیں۔ اِس وقت دو meetings دانش سکول اتھارٹی کی جھنگ میں تھیں جس کو انہوں نے chair کرنا تھا اور میں نے بھی وہاں جانا تھا۔ اس سکول میں کلاسز کا اجراء ہونا تھا لیکن وہاں پر کچھ problems کی وجہ سے وہ meetings late ہو گئی تھیں. but Special Secretary is here.

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! بات یہ ہے کہ اسمبلی بزنس سے زیادہ اہم میٹنگ تو کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس بات کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ اسمبلی فورم سب سے بڑا فورم ہے۔ اس میں اگر سیکرٹری صاحب نہیں آتے تو پھر یہ سارے کے سارے سوال و جواب کہاں جائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب تو یہاں پر موجود ہیں لیکن منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ میرے خیال میں آج دو ماہ بعد دوبارہ آپ کا question day ہے۔ اگر وہ دو ماہ میں بھی meetings ختم نہیں کر سکے اور اگر ایک دن یہاں کے لئے رکھ لیتے تو کوئی فرق نہ پڑتا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں خود آپ کی کرسی پر بیٹھتا رہا ہوں اور اس ایوان کے تقدس کو ensure کرتا رہا ہوں۔ ان سوالات کے جوابات میں نے خود بیٹھ کر پڑھے ہیں۔ میں ایوان کو یہ apprise کرنا چاہتا ہوں کہ ان سوالات کے جوابات کے اندر مجھے جو جو غلطیاں اور کمیاں نظر آئی ہیں اس بناء پر میں نے پنجاب کے چھ ای ڈی اوز کو show cause notices جاری کئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان تمام جوابات کو آج کے مطابق جو update محکمے کی طرف سے تھی وہ تیار کروا کر موجود ہے اور میں خود بھی موجود ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ میرے لئے آپ انتہائی قابل احترام ہیں اور میں آپ کا دل سے احترام کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں ایک ruling دے چکا ہوں کہ جس دن جس ڈیپارٹمنٹ کا question day ہو گا اس کے سیکرٹری کو یہاں پر اسی ایک دن کے لئے موجود ہونا چاہئے۔ وہ دو ماہ میں صرف ایک دن کے لئے اسمبلی میں آنا گوارا کریں گے تو ان کی مہربانی ہو گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے تیاری کی ہے اور آپ محنت بھی کرتے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب یہاں اس لئے نہیں آتے کہ وہ نمائندگان کا سامنا نہیں کر سکتے اس لئے کہ ہم جب بھی ان کے پاس کسی کام کے لئے جاتے ہیں تو ان کا رویہ ہمیں دیکھ کر اتنا سخت ہوتا ہے کہ ان کے ماتھے پر جھری آ جاتی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں موجود ہوں اور سپیشل سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بالکل میرے لئے قابل احترام ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! آپ کی اس ruling کا میرے نوٹس میں نہیں تھا کہ آپ کی طرف سے یہ ruling آئی ہوئی ہے۔ میں جوابات شروع کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ in the meanwhile he will join

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ کی جو ruling ہے وہ مقدم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ruling سپیکر صاحب نے دے دی ہے اس کے بعد اس کے فیصلے کو change نہیں کرنا چاہئے اور اس پر پابند رہنا چاہئے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! خدارا جو بات آپ نے کہہ دی ہے یہ سب اس پر عملدرآمد کریں اور میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ruling دی لہٰذا اس پر implement ہونا چاہئے۔ میں بھی سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کے خلاف تحریک استحقاق دے چکا ہوں۔ وہ اسمبلی کو کچھ نہیں سمجھتے لہٰذا جب تک سیکرٹری صاحب نہیں آتے اس وقت تک سکول ایجوکیشن کے سوالات pending کر دیں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ہم نے بڑی مشکل سے رانا مشہود صاحب کی شکل آج تیسرے چوتھے سیشن میں دیکھ لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! نہیں، جب بھی ان کے ڈیپارٹمنٹ کا question day ہوتا ہے تو رانا صاحب خود یہاں پر تشریف لے آتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہوگی کہ he will join ہمارا پورا ڈیپارٹمنٹ اور سپیشل سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں اور سوالوں کے جواب موجود ہیں۔ سچی بات ہے کہ مجھے آپ کی اس ruling کا علم نہیں تھا اور آپ کی اس ruling کا ہم احترام کرتے ہیں اور بالکل اس پر implement ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ خود اس کرسی پر بیٹھتے رہے ہیں جہاں پر اس وقت میں موجود ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس ایوان کی عزت اگر ہم نہیں کروائیں گے اور سپیکر کی ruling کو بیوروکریسی اتنا light لے گی تو دیکھ لیں پھر آپ بھی ہم سے ہی ہیں۔ آپ اس ایوان کے ممبر ہیں۔ آپ کا احترام میرے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے جتنا کہ باقی ممبران کا ہے۔ آپ خود ہمیشہ تیاری کر کے آتے ہیں اور آپ نے محنت بھی کی ہے لیکن یہ ruling میں دے چکا ہوں کہ سیکرٹری صاحبان کو ایک دن اسمبلی آنے میں کوئی problem نہیں ہونی چاہئے۔ شاید وہ اس ایوان کو اتنی اہمیت نہیں دیتے ہوں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس پر میں صرف اس ایوان کو یہ apprise کرنا چاہوں گا کہ اس وزیراعلیٰ کی طرف سے بھی یہ direction ہے کہ جس دن اسمبلی سیشن ہو اس میں سیکرٹری صاحب بھی موجود ہوں۔ مجھے آپ کی اس ruling کا پتا نہیں تھا میں نے ابھی کہہ دیا ہے اور وہ

آجائیں گے لیکن اس ایوان کا وقت بھی بہت قیمتی ہے ہم آپ کی اس ruling پر بھی implement کروائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر ایوان کی sense لے لیں کہ کیا کرنا چاہئے۔ یہاں موجود سب ممبران بتائیں؟

(اس مرحلہ پر ایوان میں بیٹھے تمام ممبران نے کہا کہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو بلایا جائے)

جب تک محکمہ کے سیکرٹری نہیں آئیں گے ایوان کو ملتوی کیا جاتا ہے اور پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کی عدم موجودگی کے باعث ایوان کی کارروائی ملتوی ہونے کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 12:00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو اس بات پر آپ سے اور ایوان سے کہ جو directions ہیں اُن کو ہم ہمیشہ letter and spirit میں implement بھی کرتے ہیں سیکرٹری صاحب he was on his way ٹریفک کا issue تھا جس کی وجہ سے وہ تھوڑے سے stuck ہو گئے تھے otherwise جیسے ہی ایوان کو آپ نے کہا ہے within two minutes he was here

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو طریقہ اتنی جلدی جھنگ سے آنے کا سیکرٹری صاحب کے پاس ہے تو ایوان کو بھی بتا دیا جائے، ابھی بتایا گیا ہے کہ سیکرٹری صاحب کہیں باہر جھنگ گئے ہوئے تھے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری ریکارڈنگ نکال لیں میں نے یہ کہا تھا کہ دو important meetings ہیں جو جھنگ سکول ہے اُس کے issues ہیں اُس کی classes نہیں ہو رہیں اور اسی طرح defect کا issue تھا وہ meetings جس کا ہم نے آج ہی فیصلہ کرنا تھا اُس کو وہ دیکھ رہے تھے اُس کے بعد انہوں نے ایوان میں آنا تھا۔

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احمد خان بھچر صاحب! اب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن تشریف لے آئے ہیں۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1922 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کرنے کی تفصیلات

*1922: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کے لئے ترجیح نہیں دے رہی ہے جبکہ بی ایس سی پاس افراد کو بطور سائنس ٹیچر بھرتی کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 12-2011 میں بھی بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت آئندہ بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تاکہ لاکھوں بی اے پاس افراد کو روزگار مل سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اساتذہ کی بھرتی کے لئے ریکروٹمنٹ پالیسی 2013 بحوالہ چٹھی نمبری SO(S-IV)2-6/2012 مورخہ 31.07.13 جاری کر دی گئی ہے جس میں پیشہ وارانہ قابلیت کے حامل بی اے پاس افراد کو بطور ٹیچر بھرتی کیا جائے گا۔ بھرتی پالیسی کی کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔ قبل ازیں صرف آرٹس ٹیچر ہی بھرتی ہوتے رہے ہیں جس سے سائنس / ریاضی ٹیچرز کی کمی واقع ہو گئی لہٰذا سکولوں میں آرٹس و سائنس ٹیچرز کی تعداد بیلنس کرنے کے لئے سائنس ٹیچرز کو ترجیح دی گئی۔

(ج) جی ہاں!ریکروٹمنٹ پالیسی2013کے مطابق محکمہ نے آرٹس ٹیچرز کے لئے بھی پوسٹیں مختص کی ہیں تاکہ بی اے پاس افراد کو بھی روزگار مل سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس ریکروٹمنٹ پالیسی2013کا ذکر کیا گیا ہے اس کے جاری ہونے کے بعد کتنے افراد ایسے ہیں جن کو ایم اے یا بی اے کی ڈگری کی بنیاد پر ملازمت بطور ٹیچر فراہم کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!جو حکومت پنجاب کی پالیسی ہے اس کے اندر ہم نے ایک تو سب سے بڑی فخر کی بات یہ ہے کہ جو ہم ہر دفعہ کہتے ہیں کہ یہ merit based policy ہے اور اس پالیسی کو چلتے ہوئے اللہ کے فضل سے آج پانچواں سال ہے اور اس پانچ سال کے اندر ایک بھی ایسا incident quote نہیں ہوا جس کے اندر کہا گیا ہو کہ میرٹ کے برعکس یہاں پر کوئی بھرتی کی گئی ہے۔ ہم نے خاص طور جو اسامیاں 14-2013 میں advertise کی تھیں اس کے اندر 14ہزار340ایجوکیٹر جو گریجویٹ اور ماسٹر ڈگری ہولڈر آرٹس مضامین کے ہیں کیونکہ آپ کا سوال ہی آرٹس مضمون سے متعلقہ تھا تو یہ وہ ہیں جن کو ہم بھرتی میں لے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اسی ریکروٹمنٹ پالیسی2013جس کی کاپی فراہم کی گئی ہے اس میں 2فیصد کوٹا disable کا اور 5فیصد کوٹا minorities کا fix کیا گیا ہے تو کیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!اس پر جو پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب کی آتی ہے اُس پر in letter and spirit عمل کیا جاتا ہے even جو آپ کا اس کے اندر ایک سوال تھا کہ ایف ایس سی ڈگری ہولڈر جو ہیں ہم نے اُس کا بھی آرٹس گریجویٹ جن کے پاس ایف ایس سی کی ڈگری ہے وہ بھی ہم نے 17ہزار 222کو ایجوکیٹر میں لائے اور کوٹا پر in letter and spirit implement ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اس کے اندر میرا سوال یہ تھا کہ کیا اس طرح کی ریکروٹمنٹس disable کی ہوئی ہیں اگر ہوئی ہوتیں تو ان کو اسمبلی کے باہر protest کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پاکستان کے اندر یہ والی awareness پہلے موجود ہی نہیں تھی کہ جو ہمارے یہ سپیشل لوگ ہوتے ہیں جو ہمارے یہ بہن اور بھائی ہیں ان کو کوٹا دینا، ان کو mainstream میں لے کر آنا، ان کے educational institutions کو بہتر کرنا ہے۔ ہمارا focus پچھلے سات سال سے اس پر ہے اور جتنی تعداد آ رہی ہے اُس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے کوٹے کے مطابق ریکروٹمنٹس کر بھی رہے ہیں لیکن frankly تعداد شروع میں بہت زیادہ تھی اور ہر آنے والے سال میں وہ accommodate ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اسی پالیسی میں ایک Complaints Redressal Cell ہے جس کا divisional level کا ذکر ہے کہ یہ ہر divisional level پر ان کا ایک Complaints Redressal Cell بنایا جائے گا جس کی رپورٹ ہر ماہ کی 10 تاریخ کو ایڈیشنل ایجوکیشن سیکرٹری کو دی جائے گی تو یہ cell کتنا فعال ہے اور کیا یہ اس طرح ہو رہا ہے یہ ہر ماہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہر تیسرے مہینے stocktake ہوتا ہے وہ دوسرے مہینے وزیر اعلیٰ خود کرتے ہیں اور ہم monthly stocktake کرتے ہیں۔ وہ جو کمیٹیوں کی بات کی ہے اس کے اندر ہم ان کو monitor بھی کرتے ہیں اور اس کے اندر جہاں جہاں پر ہے وہ بالکل نہ صرف اُس کے implementation کے process کو دیکھا جاتا ہے بلکہ کہیں پر کمی ہو تو وہاں پر فوری طور پر کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں میرا simple سا سوال تھا کہ کیا یہ cell موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، موجود ہے انہوں نے بتا دیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! موجود بھی ہے اور active بھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک بہت ضروری بات کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ امجد علی جاوید صاحب! تشریف رکھیں میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1924 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کنٹریکٹ اساتذہ کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1924: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 13-2012 میں پنجاب حکومت نے کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز اساتذہ کو ریگولر کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب حکومت کے احکامات کے باوجود ابھی تک کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز اساتذہ کو ریگولر نہیں کیا گیا وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کنٹریکٹ اساتذہ کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت پنجاب محکمہ تعلیم میں ڈیلی ویجز پر اساتذہ بھرتی نہیں کئے جاتے تاہم حکومت پنجاب نے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے تمام اداروں کے سربراہوں کو احکامات جاری کئے تھے۔ کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2009 میں بھرتی کئے گئے تمام اساتذہ ریگولر کر دیئے گئے ہیں۔ سال 12-2011 میں بھرتی ہونے والے اساتذہ کی پیشہ وارانہ تعلیم اور مدت کنٹریکٹ مکمل ہونے پر اُن کے موجودہ کنٹریکٹ کی مدت میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔ جو اساتذہ اپنی پیشہ وارانہ تعلیم مقررہ مدت میں مکمل نہ کر سکے اُن کا کنٹریکٹ ختم کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے اندر انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ 12-2011 میں ایک نوٹیفکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے issue کیا گیا تھا جس میں ٹیچرز کو ریگولر کیا گیا تھا تو یہ

نوٹیفکیشن تو ہو گیا تھا مگر ابھی تک آرڈرز ٹیچرز کے پاس نہیں پہنچے implementation نہیں ہوئی کب تک implementation ہو گی اور orders issue ہو جائیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ جو کنٹریکٹ پر ٹیچر تھے مجھے ایوان کو یہ بتاتے ہوئے اس پر اطمینان بھی ہے کہ وہ وعدے جو وزیراعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق کئے گئے تھے جو merit based policies کے تحت بھرتیاں ہوئیں تھیں اُس کے بعد کیوں کہ تین سال کا پیریڈ ہوتا ہے اس کے اندر 2010 کے اندر ہم نے ایک لاکھ 9 ہزار جتنے بھی ایجوکیٹر تھے تمام کے تمام regularize ہوئے 2011 میں 30 ہزار 45 regularize ہو چکے ہیں 2012 کے 16 ہزار 661 تمام کے تمام regularize ہو چکے ہیں اور 2013 کا چونکہ تین سال کا ریکروٹمنٹ کا پیریڈ ہوتا ہے تو اُن کے ابھی تین سال پورے نہیں ہوئے ہیں اور جب ان کا tenure تین سال کا پورا ہو گا تو یہ بھی اس نوٹیفکیشن کے مطابق regularize ہو جائیں گے اور final on recruitment 2014 stages.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جن کو منسٹر صاحب کے کہنے کے مطابق تین سال regularize ہوئے ہو گئے ہیں اُن میں جن کی ٹرانسفر pending تھی female ٹیچر خاص طور پر ہیں جو اپنے home city میں آنا چاہتی تھی وہ تین سال کے بعد ban lift ہونا تھا وہ تین سال کے بعد آج بھی ban lift نہیں ہوا اور اُن کی ٹرانسفر نہیں ہو سکی حالانکہ وہ تین سال کا پیریڈ پورا ہو چکا ہے یہ کیوں ban lift نہیں ہوا اور ان کو کیوں accommodate نہیں کیا جا رہا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس وقت جو ہماری ٹرانسفر پالیسی ہے دو چیزوں کو ذہن میں رکھیں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے انقلابی اقدامات کئے ہیں ایجوکیشن کی بہتری کے لئے میں اللہ کے فضل سے آج جو ہمارا teacher attendance ہے جب ہم نے یہ roadmap شروع کیا تھا 2008 کے اندر جب حکومت آئی 2010 میں پروگرام شروع ہوا تو teacher attendance 71 percent سے 76 تک vary کرتی تھی اور وہ data بھی کوئی credible data نہیں تھا تاہم جب یہ reforms لائے ہم rationalization کی پالیسی لائے، ٹرانسفر پالیسی لائے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کنٹریکٹ ٹیچر کے حوالے سے وہ وعدہ میں نے on the

2013 floor of the House کے اندر جب ہماری حکومت دوبارہ آئی تھی تو میں نے یہاں بطور وزیر تعلیم کیا تھا کہ وہ جو پالیسی آئی ہے جو نوٹیفکیشن ہے اُس پر ہم in letter and sprit عمل کرواکر دیں گے تو آج ایوان کے سامنے مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ اُس پالیسی پر ہم نے in letter and spirit عمل کروایا اور اُس کے بعد ہم نے بڑا robust قسم کی جو ٹرانسفر پالیسی ہے اُس کو لے کر آئے اُس پر شکایات بھی بہت ہوئیں اُس پر محترم ممبران کی طرف سے اعتراض آیا لیکن اُس کا رزلٹ کیا نکل رہا ہے ہمارا teacher attendance اس وقت 96 percent کے اوپر کھڑی ہے یہ حکومت پنجاب کی figures نہیں ہیں یہ international organizations کی figures ہیں جو تمام صوبوں کو دیکھ رہی ہیں وہ تمام صوبوں کا ڈیٹا لے کر آتی ہیں اُس ڈیٹا کے مطابق اللہ کے فضل سے پنجاب کے اندر جو ٹیچرز ہیں اُن کی حاضری 96 فیصد پر ہے quality of education جو ٹیچرز کی trainings ہیں ہم اُن پر بھی توجہ دے رہے ہیں اور اس کے اندر پچھلے تین سال پورے ہو گئے ہیں ہم نے جن جن کے تین سال پورے ہو رہے ہیں جس کا علاقے کا مسئلہ ہے جس کی بہت زیادہ grounds ہوتی ہیں اُس پر ہم بالکل کر رہے ہیں لیکن اس کے لئے ایک پالیسی ہے اُس میں ایک بھی فرق نہ میں ڈال سکتا ہوں نہ سیکرٹری صاحب ڈال سکتے ہیں وہ merit based policy ہے marks پر چلتا ہے اور اُس پر میں نے بارہا ایوان سے بھی درخواست کی ہے کہ اگر آپ کہیں پر بھی دیکھیں کہ اُس پالیسی کو follow نہیں کیا جا رہا آپ میرے آفس کے اندر اُس کا بتائیں میں انشاء اللہ تعالیٰ اُس پر کارروائی کروں گا لیکن جو ہمارے stocktakes ہوتے اور سب سے بڑی بات جو ہے کہ ہم اب online data receive کر رہے ہیں اُس کے اندر ہمیں کہیں پر بھی اس طرح کی چھوٹی موٹی شکایات آتی ہیں ہم وہاں پر کارروائی بھی کرتے ہیں ابھی تک ہم 20 سے زیادہ ای ڈی او صاحبان کو فارغ کر چکے ہیں لاتعداد ٹیچرز اور اسی طرح ایجوکیشن کے سٹاف کے خلاف کارروائی کر چکے ہیں تو پہلی دفعہ ہے میں ایوان سے بھی سپیکر صاحب سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم نے سب کچھ ٹھیک کر دیا ہم نے 2010 میں اُس سفر کا آغاز کیا اور آج پاکستان کی عزت میں اضافہ یہ ہے کہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ برطانوی حکومت جو ہمارے ساتھ مل کر ہمارے بہت زیادہ ایجوکیشن کے پراجیکٹ میں کام کر رہی ہے وہاں پر برطانوی وزیراعظم جو اس وقت کے تھے اور جو دوبارہ elect ہوئے۔ انہوں نے اور برطانوی حکومت نے ورلڈ ایجوکیشن فورم پر پنجاب کی اس effort کو باقاعدہ appreciate کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بہت rosy سی picture paint کی ہے جبکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ حالات اس سے تھوڑے مختلف ہیں۔ چیف منسٹر کے سپیشل ڈائریکٹوز پر ban lift کر کے بہت ساری ٹرانسفریں ہو بھی رہی ہیں اور میرے اپنے ذاتی علم میں کچھ ایسی merit based transfers ہیں جو رُکی ہوئی ہیں جو policy wedlock وغیرہ پر based ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ میری بہت محترم ہیں میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن میں ریکارڈ کو درست کرنا چاہتا ہوں کہ نہ تو ہمیں وزیر اعلیٰ کی طرف سے یہ کوئی compulsion ہے، ہمیں فری ہینڈ ہے اور یہ فری ہینڈ کس بات کا ہے کہ جو میرٹ پالیسی بن چکی ہوئی ہے اس کو in letter and spirit implement کرنا ہے۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ہم کوئی directive لے آئیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لے آئیں منسٹر صاحب موجود ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ جو اساتذہ اپنی پیشہ وارانہ تعلیم مقررہ مدت میں مکمل نہ کر سکیں ان کا کنٹریکٹ ختم کر دیا جائے گا۔ اس سے کیا ہم یہ سمجھیں کہ ایسے لوگوں کو بھی recruit کیا جاتا ہے کہ جن کی educational qualification مکمل نہیں ہوتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے پہلی دفعہ ٹیچروں کی pre-service اور in-service ٹریننگ کا آغاز کروایا ہے۔ اس کے اندر ہوتا یہ ہے کہ ہم نے ایک benchmark رکھ دیا ہوا ہے اور جو ٹیچر اس benchmark پر نہیں پہنچتے۔ ہم ان کا کنٹریکٹ ختم کر دیتے ہیں کیونکہ کنٹریکٹ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ جب تک آپ ایک certain level کے achieve نہیں کر لیتے اس وقت تک آپ کنٹریکٹ پر رہتے ہیں اور اگر آپ certain level کے جو ٹیسٹ ہوتے ہیں ان کو achieve کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر آپ کو regularize کر دیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جن بچوں نے ایف ایس سی کی ہوتی ہے ان کو بھی ہم بھرتی کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کی نیچے ایف ایس سی ہوتی ہے اور اوپر انہوں نے گریجویشن کامرس میں کی ہوتی ہے انہیں consider نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ سے اگر آپ ڈیٹا اٹھا کر دیکھیں تو اس وقت کامرس کی گریجویشن کے لئے داخل ہونے والوں کی تعداد 500 فیصد نیچے جا چکی ہے کیونکہ ایجوکیشن میں ان کی ایف ایس سی بھی consider نہیں کی جا رہی ہے۔ اس پر پالیسی کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر پالیسی کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پالیسی already ہم دے چکے ہیں۔ جب ہمارے پاس سائنس اور آرٹس کے اندر لوگ موجود ہیں تو یہ بھی زیادتی ہوگی کہ ہم ان کو چھوڑ کر ایک ایسے کو اٹھالیں جس کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اب آہستہ آہستہ دیکھیں ہر سال ہم نے چالیس ہزار بھرتی کرنی ہے۔ سائنس اور آرٹس پر ہمارا زور تھا اور جس طرح باقی آتے جائیں گے ہم کرتے جائیں گے۔ ایوان کو اسے بھی appreciate کرنا چاہئے کہ اللہ کے فضل سے اب یہ ریگولر پالیسی ہے اور پہلی دفعہ ہمارے پاس یہ ڈیٹا موجود ہوا ہے کہ ہمیں ہر سال کس کس subjects میں کتنے educators اور کتنے teachers مزید چاہئیں، ہم اسی حساب سے بھرتی کرتے جا رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ جب ویٹرنری ڈاکٹرز، انجینئرز allow کر دیئے گئے ہیں تو کامرس ایجوکیٹ بے چارے کا کیا قصور ہے اس کو کیوں cater نہیں کیا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس پر بھی ہم پالیسی بنا رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ کی ان کوششوں کو واقعی appreciate کرنا چاہئے۔ یہاں پر اپوزیشن کے لوگ بھی موجود ہیں ٹیچروں کی بھرتی پر میرے مشاہدہ میں جو بات آئی ہے کہ وزیر اعلیٰ یا پنجاب گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے، میں اس کو یہاں defend نہیں کر رہا ہوں لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ پنجاب میں جو ٹیچروں کی بھرتی ہوئی ہے پہلے ضلع راجن پور میں جو بھرتی ہوتی تھی وہ سفارش پر ہوتی تھی لیکن اب راجن پور میں میرٹ

سے ہٹ کر کسی بھی سفارش پر کوئی بھرتیاں نہیں ہو رہی ہیں بلکہ پورے پنجاب میں میرٹ پر بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ اس چیز کو اب آپ appreciate کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلا سوال نمبر 2159 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2543 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2753 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2753: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ پنجاب میں غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں حکومت نے جنوری تا مارچ 2012 کے دوران کل کتنے غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کو سیل کیا اور جرمانے کئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں جنوری تا مارچ 2012 کے دوران کل 1000 غیر رجسٹرڈ سکول تھے ان میں سے ایک سکول کو سیل کیا گیا اور سولہ سکولوں کو جرمانے کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ 2012 کے دوران پنجاب میں ایک ہزار غیر رجسٹرڈ سکول تھے جس میں سے صرف ایک سکول کو seal کیا گیا اور سولہ کو جرمانے کئے گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صرف ایک سکول کو کیوں اور باقی کو کیوں نہیں seal کیا گیا اور جو جرمانے کئے گئے وہ کتنے کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر دو چیزیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان سکولوں کے اندر قوم کا مستقبل پڑھ رہا ہوتا ہے اور پہلے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان سکولوں کے اندر تدریسی عمل منقطع نہ ہو، اس کی continuity رہے اور جو کمیاں ہیں ان کمیوں کو پورا کرایا جائے۔ 1948 کا ایکٹ جس کے تحت ہم education institutions کے خلاف کارروائی کرتے تھے میں frankly بتا رہا ہوں کہ اس ایکٹ کے اندر محکمہ سکولز ایجوکیشن کے پاس اتنی space نہیں ہے اور penalties کے حوالے سے provisions نہیں ہیں۔ جس طرح میں نے پہلے بھی ایوان کو apprise کیا تھا کہ اس وقت ہمارا Private Schools Regulatory Authority Bill سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس سے ہو کر کیبنٹ میں جا چکا ہے۔ اس کے اندر سکولوں کو این او سی لینے کا طریق کار موجود ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ سکول کھل جاتا ہے اور بعد میں پتا لگتا ہے کہ یہ سکول کھل گیا ہے اور پھر یہ problem آتی ہے کہ ان بچوں کے مستقبل کا کیا بنے گا جو ان سکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ اب ہم جو پالیسی لا رہے ہیں اس میں تب تک سکول نہیں کھل سکے گا جب تک اس کے پاس تمام کے تمام NOCs نہ ہوں۔ اس کے اندر جو جرمانہ کیا جاتا ہے وہ بہت nominal سا ہوتا ہے۔ وہ ہزار، بارہ سو روپے ہوتا ہے اور اب ہم اس کو بھی change کر رہے ہیں۔ جب ہمارا بل انشاء اللہ تعالیٰ آ جائے گا تو اس کے بعد پرائیویٹ سکولوں کے regulations کے حوالے سے ایک robot قسم کا سسٹم in place نظر آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا سوال تھا کہ ایک ہزار سکول غیر رجسٹرڈ تھے ان میں سے صرف ایک کو seal کیا گیا باقیوں کا کیا بنا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر یہ تھا کہ جب ایک ہزار غیر رجسٹرڈ سکول سامنے آئے، اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں faculty کتنی ہے، سکول میں بچے کتنے ہیں، اس کی space کتنی ہے اور اس کے اندر کلاسیں کون کون سی ہیں۔ اس سکول میں بہت ہی زیادہ gross negligence نظر آئی اور اس میں دیکھا گیا کہ اگر اس سکول کو بند کریں گے تو اس سے بچوں کو فرق نہیں پڑے گا تو صرف اس لئے اس سکول کو بند کیا گیا تھا۔ اس سکول کے administrative issues بھی تھے اور باقی سکولوں کو ہم ٹائم دیتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی ان چیزوں کو پورا کر لیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انیس صاحب! ایک منٹ کیونکہ محترمہ کا سوال ہے اور وہ موجود ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے کہا کہ ان کو معمولی جرمانہ کیا جاتا ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان کی انکم کو ہم دیکھتے ہیں؟ اس وقت سب سے profitable business پرائیویٹ سکولوں کا ہے۔ وہ اتنا زیادہ منافع حاصل کر رہے ہیں اور ان کو صرف ہزاروں میں جرمانہ کیا جاتا ہے۔ وہاں پر جو تعلیم کا معیار ہے میں صرف لاہور شہر کی بات کر رہی ہوں کہ ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو مرلے کے گھروں میں سکول بنے ہوئے ہیں ان سکولوں نے بچوں کا کیا مستقبل بنانا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں، اس سوال کو ہم pending کر دیتے ہیں۔ میں اس سوال کو pending کر رہا ہوں۔ منسٹر صاحب! آپ next time اس سوال کا detailed جواب دیجئے گا۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! جو محترمہ نگہت شیخ صاحبہ نے بات کی ہے میرا اسی حوالے سے ضمنی سوال ہے۔ یہاں سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں انہوں نے ایک merging policy بنائی اس کے تحت انہوں نے گورنمنٹ کے وہ سکول جو پرائیویٹ بلڈنگ میں چلتے تھے جن کے پاس اپنی بلڈنگ نہیں تھی ان کو shelterless سکول کا نام دیا اور ان کو merge کر کے چار چار، پانچ پانچ کلو میٹر کے areas فارغ کر دیئے۔ جہاں پر تین سو سکول کام کر رہے تھے وہاں پر اس وقت سو سکول کام کر رہے ہیں جبکہ اسی جگہ پر اس سے lowest criterion کے اندر پرائیویٹ سکول کام کر رہے ہیں اور جس طرح ہماری فاضل ممبر محترمہ نگہت شیخ نے بات کی ہے کہ ڈیڑھ ڈیڑھ مرلے کے اندر پرائیویٹ سکول کام کر رہے ہیں۔ وہاں سے گورنمنٹ کے سکولوں کو ختم کر کے پرائیویٹ سکولوں کو edge دیا گیا ہے۔ وہاں پر جو گورنمنٹ سکول کے غریب بچے تھے، میری اپنی constituency میں جہاں پر چار یونین کونسلیں ہیں انہوں نے ایسی merging کر دی کہ پچاس پچاس ہزار کی آبادی میں اس وقت کوئی سکول موجود نہیں ہے جبکہ پرائیویٹ سکول ڈیڑھ ڈیڑھ مرلے میں کام کر رہے ہیں۔ کیا یہ تفریق نہیں ہے کہ گورنمنٹ پالیسی کچھ ہے اور پرائیویٹ سکولوں کی پالیسی کچھ اور رکھی ہوئی ہے؟ پانچ پانچ کلو میٹر کے اندر سکول ختم کر دیئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ سوال سے related تو نہیں ہے یہ سوال تو pending ہوا ہے، یہ generally پوچھ رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر already حکومت 54 ہزار کے قریب سکولوں کو، جب میں 54 ہزار سکولوں کی بات کرتا ہوں تو پنجاب کا سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ دنیا کے سب سے بڑے سکول سسٹم کو run کر رہا ہے، اس کے اندر بچوں کی تعداد ایک کروڑ 22 لاکھ کے قریب ہے۔ یہاں پر جو بچے ہم پڑھا رہے ہیں، دنیا کے کئی ملکوں سے زیادہ ہیں جن کو ہم اپنے سکولوں میں cater کر رہے ہیں۔ اس کے بعد again اس پر جو ریسرچ ہوئی، study ہوئی، اس میں یہ بات سامنے آئی کہ ہم brick and mortar سے نکل آئیں۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت اب ہم ان سکولوں کو پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے تحت لا رہے ہیں۔ پوری دنیا کے اندر یہ ایک کامیاب ماڈل ہے اور اس وقت ہم جو Government run school ہیں وہاں پر فی بچہ حکومت کا خرچہ 1400 سے 1600 روپے تک آتا ہے اور جب سے ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی طرف گئے ہیں، اس کی وجہ سے ایک تو ہم ان سکولوں کو remote areas کے اندر تک سکولوں کو لے گئے اور فی بچہ خرچہ بھی 650 روپے تک ہو گیا ہے۔ اس کے اندر بہت well reputed organizations ہمارے ساتھ آئی ہیں اور اس سال ہمارا target یہ ہے کہ ہم 28 لاکھ بچوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے لے کر چلیں گے۔ اب جس طرح شاہ صاحب نے بات کی ہے خاص طور پر ان areas کی طرف ہم جا رہے ہیں جو remote areas ہیں جہاں پر سکولز نہیں ہیں، جہاں پر ان کی ضرورت ہے اور اس سسٹم کے تحت ہم پورے پنجاب میں network establish کر رہے ہیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں بھی گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! پہلے قائد حزب اختلاف کی بات سن لیتے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہاں پر وزیر تعلیم جو فرما رہے تھے اور حکومتی بنچوں کے جو میرے ساتھی ہیں وہ بھی یہ بات کر رہے ہیں۔ یہ بات زبان زد عام ہے کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے یعنی منسٹر صاحب کا یہ اعتراف کہ ہم تو پرائیویٹ پارٹنرشپ کی طرف جا رہے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن کے ذریعے سے پرائیویٹ سیکٹر کو ہم promote کر رہے ہیں یا protect کر رہے ہیں، اس کے ذریعے

سے تعلیم کو پھیلا رہے ہیں۔یہ قطعی طور پر اسspirit کے خلاف ہے جو ایک اسلامک ویلفیئر سٹیٹ کی spirit ہوتی ہے۔آج غریب کا بچہ ان پرائیویٹ سکولوں کے متعلق تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ ان سکولوں میں تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔ہم چیخ چیخ کر تھک گئے ہیں کہ حکومت کے جو بنیادی فرائض ہیں وہ تعلیم ، صحت کی سہولت فراہم کرنا ہے،امن عامہ کی بحالی اور جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ اپنی ترجیحات کو بدلیں،خدارا اگر گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو انہوں نے پھلنے پھولنے دینا ہے اور سرکاری اداروں کو ختم کرتے جانا ہے ،غلط move دینا ہے، سرکاری اداروں پر توجہ نہیں دینی۔پھر لاکھوں کی آبادیاں ایسی ہیں جہاں پر کوئی سرکاری سکول نہیں ہے یعنی پچھلے بیس سال سے کوئی سکول نہیں بن سکا۔نئے ٹاؤن بن رہے ہیں، نئے قصبے بن رہے ہیں، شہروں کی آبادی لاکھوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔میں پنجاب حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ پچھلے بیس سال کے اندر ایک بھی نیا سرکاری سکول نہیں بنا،کیا حکومت کی یہ پالیسی ہے ؟اس لئے اس پر ہمیں از سرنو اپنی ترجیحات کا تعین کرنا چاہئے کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر والے بچوں سے دس دس، بیس بیس ہزار روپے فیسیں وصول کر رہے ہیں۔عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہاں پر اپنے بچوں کو تعلیم دے سکے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور جہاں پر نئے سکولوں کی ضرورت ہے وہاں پر نئے سکول کھولے اور موجودہ سکولوں کی حالت بہتر کرے۔ایک زمانے میں جونیئر ماڈل سکول،عام پرائمری سکول یعنی سرکاری سکول جسے ہم ٹاٹ سکول کہتے ہیں وہ آپ ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر کو آپ promote کر رہے ہیں۔پرائیویٹ سیکٹر کے سکولوں کو آپ دیکھیں وہ کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں۔اگر آپ عام آدمی کی حالت تعلیم کے حوالے سے بہتر بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ سرکاری تعلیمی اداروں میں نہ صرف اضافہ کریں بلکہ جو موجودہ تعلیمی ادارے ہیں ان کی حالت کو بھی بہتر کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!قائد حزب اختلاف کی سیاسی سوجھ بوجھ کا بڑا معترف ہوں لیکن مجھے تھوڑا سا feel ہوا ہے کہ شاید ان کو PEF کے بارے میں briefing نہیں دی گئی۔جب میں PEF کی بات کرتا ہوں، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی بات کرتا ہوں تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ تو ہے لیکن اس کے اندر جو بچے پڑھ رہے ہیں ان تمام کا خرچہ حکومت پنجاب اٹھاتی ہے۔ہم نے یہ پراجیکٹ 2008 میں شروع کیا تھا اس وقت ہم PEF کو 3 سے 4۔ارب روپے دیتے تھے۔اب 10/50۔ارب روپے سے اوپر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے

سے پندرہ لاکھ کے قریب بچے اور بچیوں کو تعلیم دلوا رہے ہیں۔ جن کی تمام تعلیم کا خرچہ حکومت پنجاب اٹھاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایجوکیشن واؤچر سکیم بھی جاری ہے اور اس سکیم کو ہم لاہور ڈویژن کے اندر بڑھا رہے ہیں میں اپنے محترم قائد حزب اختلاف کو لسٹ بھی دے سکتا ہوں کہ 800 سے زیادہ نئے سکولز، نئے سکولز کا اب مطلب یہ ہے کہ ہمارا جو سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے یہ PEF بھی اسی کا ادارہ ہے جس کا نام پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہے۔ یہ ایک نیا ماڈل ہے، دنیا کا کامیاب ماڈل ہے اور اس ماڈل کو دنیا کے دوسرے تمام حصوں میں implement کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اس ماڈل کو case model بنا کر case study بنا کر دوسرے صوبوں میں بھی لے کر جایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ فخر کی بات یہ ہے دنیا کے دوسرے ملکوں کے اندر بھی اس کو implement کیا جا رہا ہے۔ جس طرح میں نے بتایا ہے کہ ان بچوں اور بچیوں کی تعلیم کے لئے پیسے ہم ہی دے رہے ہیں۔ پہلے ہمیں فی بچہ، بچی خرچہ 1400 روپے سے 1650 روپے میں پڑتے ہیں اور یہاں پر بھی خرچہ ہم ہی دے رہے ہیں لیکن یہاں پر بچہ اور بچی 650 میں پڑ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک important بات یہ ہے کہ quality of education بہتر ہے۔ جب دونوں طرف کا سروے کیا گیا، ہم اپنی accountability خود بھی کرتے ہیں تو اس accountability کے اندر جو PEF Model ہے اس کے رزلٹ کا سسٹم، اس کے ٹیچرز ٹریننگ کا سسٹم، اس کے بچوں کی ٹریننگ کا سسٹم ہمارے دوسرے سسٹم سے زیادہ بہتر جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف صاحب! عبدالعلیم شاہ صاحب کی بات کا بھی جواب دے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب کی بات کا جواب دے دیں وہ کہتے ہیں ہمارے ہاں سرکاری سکول بند کر دیئے گئے ہیں، وہاں صرف پرائیویٹ سکول موجود ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں کے متعلق بھی میں عرض کروں گا کہ ہماری پالیسی جس کی میں نے بات کی تھی، پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی کے اندر ہم نے باقاعدہ یہ بات رکھ دی ہے کہ پرائیویٹ سکولز جو پرائمری level تک ہیں اس کا کم از کم رقبہ کتنا ہونا چاہئے، فیکلٹی کتنی ہونی چاہئے، اس کی تعلیم کیا ہونی چاہئے، اس کا fee structure کیا ہونا چاہئے؟ ہم نے سکولوں کی بھی categories بنا دی ہیں، پہلی دفعہ A,B,C,D categories بنائی ہیں۔ اس پر ہم نے بہت زیادہ working کی ہے۔ ہم نے پرائیویٹ سکول کی جتنی بھی بڑی chains تھیں، ان کے تمام level کے سکول والوں کو اپنے ساتھ بٹھایا، educationist بٹھائے اور ان کو ساتھ بٹھا کر پہلی

دفعہ ہم نے فیصلے کئے ہیں۔ جہاں تک ان شکایات کا تعلق ہے کہ جن سکولوں کو جہاں پر merge کیا جاتا ہے وہاں پر ان کا data ہے، اگر یہ کہیں گے تو ہم ان کا specific data نکال کر ان کے آگے رکھ دیں گے کہ بچوں کی تعداد کہیں پر دس تھی، بارہ اور کہیں پر چوبیس تھی اور وہاں پر دو، دو ٹیچرز تھے۔ اب ہمارے پاس پورا infrastructure ہے، وہاں پر پھر ہم نے ان سکولوں کو merge کیا اور merge کرنے کے بعد وہی ٹیچرز جب اکٹھے ہوئے تو وہاں پر quality of education بھی improve ہوئی اور وہاں پر طالب علموں کی تعداد بھی improve ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد انیس قریشی!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ویسے تو ان کی باری ختم ہو چکی ہے، اب تک ہم دو تین سوال بھی کر چکے ہوتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ شاہ صاحب کو اپنے ساتھ بٹھا کر وہ تمام data ان کو دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): شاہ صاحب! کمیٹی کا خود بھی حصہ ہیں۔ وہاں پر آ کر بات کر لیں اور جو بھی ان کی بات ہو گی ہم سنیں گے اور ان کو احترام دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد انیس قریشی!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔ Order in the House.

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ PEF کا ادارہ بہت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اور پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے بہت سے نئے سکول کھل رہے ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ PEF نے بے شمار سکول کھولے ہیں، کیا وزیر موصوف یا ان کے عملے نے کبھی ان کو جا کر چیک بھی کیا ہے، کبھی مانیٹرنگ بھی کی ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب! وہ آپ کو پیسا دے رہے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! آپ کی بات درست ہے، مجھے بھی اس کام کا پتا ہے، میں نے بیسیوں ایسے سکول پکڑے ہیں، کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں دو کمروں میں کلاسیں چل رہی ہیں باقی میں رہائش رکھی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر سا اس کے متعلق بتادیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ اس کو جا کر چیک کریں کیونکہ وہاں پر کام کچھ نہیں ہو رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر سا بتادیں کہ اس کی چیکنگ کا کیا طریق کار ہے اس کو کس طرح سے مانیٹر کیا جاتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہمارا بڑا robust قسم کا سسٹم بنا ہوا ہے یہ پہلی دفعہ ہے کہ ہمارے ایجوکیشن آفیسرز وہاں پر جا کر مانیٹرنگ کرتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کے اندر ہم نے تین طرح کا چیکنگ سسٹم شروع کیا ہوا ہے جس میں ڈی سی او، ای ڈی او اس کے بعد ڈی ایم او چیک کرتے ہیں۔ ہم نے پورا ایک سسٹم بنایا ہوا ہے، وہ جب سکولوں کا visit کرتے ہیں تو اس سکول کے اندر جو ٹیچرز موجود ہیں، پہلے اس نے سکول کی تصویر لینی ہے، اس نے اپنی تصویر لینی ہے کہ وہ وہاں پر موجود ہے جس پر ٹائم اور تاریخ بھی آتی ہے اور اس کے بعد یہ ہمارے central data میں transmit ہوتا ہے اور جب یہ transmit ہوتا ہے تو پھر ہم اسے تین level پر check کرتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ ایوان کو apprise کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے مرحلے میں ہمارے جو 54 ہزار کے قریب سکولز ہیں ان کا data, open data Punjab کے نام سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احمد خان بھچر! ذرا بات سنیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ بڑی اہم بات ہے کہ یہ پنجاب حکومت کا پہلا ڈیپارٹمنٹ ہے جس نے اپنے آپ کو accountability کے لئے پیش کیا ہے۔ اگر آپ جا کر open data Punjab کھولیں گے تو وہاں پر ان تمام سکولز کا data موجود ہے، وہاں بچوں کی تعداد کتنی ہے؟ وہاں ٹیچرز کتنے ہیں، وہاں پر missing facilities کی situation کیا ہے اور وہاں پر way forward کیا ہے؟ یہ سارے کا سارا آپ کو وہاں پر

available ہو گا اور اس کے بعد ہم اگلے مرحلے میں PEF کے سکولوں کا data بھی یہاں پر لے کر آ رہے ہیں اور ہم نے اپنے آپ کو accountable ٹھہرایا ہے۔ آپ جہاں جہاں پر کمی محسوس کریں آپ بالکل ہمارے knowledge میں لائیں تو ہم اسے مزید بہتر کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2857 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: حافظ قرآن بچیوں کو آٹھویں کلاس میں داخلہ نہ دینے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*2857: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قواعد کے مطابق حافظ قرآن آٹھویں کلاس میں داخل ہو سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 228 گ۔ب فیصل آباد کی ہیڈ مسٹریس حافظ قرآن بچیوں کو سکول میں آٹھویں کلاس میں داخل نہیں کرتیں، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس کو ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ حافظ قرآن غریب بچیوں کو آٹھویں کلاس میں داخلہ کے لئے ترجیح دیا کریں تاکہ بچیوں کی تعلیم کو فروغ دیا جا سکے؟

(د) مذکورہ ہیڈ مسٹریس کے پاس پچھلے ایک سال کے دوران کتنی حافظ قران بچیوں کے لواحقین داخلہ کے لئے پیش ہوئے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ قواعد کے مطابق حافظ قرآن بچیوں کو آٹھویں کلاس میں داخلہ مل سکتا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 228 گ۔ب میں حافظ قرآن طالبات کو سکول میں داخل کیا جاتا ہے۔ داخل شُدہ حافظ قرآن طالبات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ستارا کنول 2۔ شایان فاطمہ 3۔ میسرہ حنیف گل

(ج) مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس پہلے ہی حسب قواعد حافظ قرآن طالبات کو آٹھویں کلاس میں داخل کر رہی ہیں۔

(د) پچھلے سال دو حافظ قرآن طالبات کے لواحقین داخلہ کے لئے آئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طالبہ	ولدیت
1۔	ستارا کنول	
2۔	شایان فاطمہ	
3۔	میسرہ حنیف گل	

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال اس لئے نہیں کروں گی کہ میرے سوال دینے کے بعد اس بچی کو داخل کر لیا گیا تھا لیکن یہ ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ یہ discretion نہیں ہونی چاہئے۔ اگر پالیسی ہے تو اس پر implementation ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کی enrolment کی بات کریں اور خاص طور پر بچیوں کی enrolment کی بات کر رہے ہیں تو جو مختلف levels پر discouragement آتی ہے یہ نہیں ہونی چاہئے۔ So no supplementary question Sir.

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! وقفہ سوالات کے بعد منسٹر صاحب موجود رہیں گے اور آپ کی بات سنیں گے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں وضاحت چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب وزیر تعلیم ادھر ہی موجود رہیں گے اور آپ کو وضاحت دیں گے وہ آپ کی بات سن کر جائیں گے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں PEF کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں وقفہ سولات کے بعد آپ کی بات سنوں گا اور وزیر تعلیم موجود رہیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2939 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2940 بھی محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3005 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔144 کے سکولوں کی تعمیر کی گئی عمارات و دیگر تفصیلات

*3005: باؤ اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی عمارات پچھلے پانچ سالوں کے دوران تعمیر کی گئیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کتنے سکولوں میں پچھلے پانچ سالوں میں فرنیچر و دیگر سامان فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے کتنے سکولوں میں فرنیچر وغیرہ کی کمی ہے اور حکومت کب تک مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔144 میں پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل 13 سکولوں میں اضافی کمرہ جات وغیرہ تعمیر کئے گئے۔ سکولوں کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔144 میں پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل 17 سکولوں میں فرنیچر فراہم کیا گیا ہے جن کی لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔144 میں بیس سکولز میں فرنیچر کی کمی ہے ان کی لسٹ (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اگلے مالی سال 15-2014 میں فنڈز کی فراہمی پر ان سکولوں میں بھی فرنیچر کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ پانچ سال میں 13 سکولوں کی عمارتیں اپ گریڈ کی گئی ہیں۔ میں اس سلسلے میں مثال دے سکتا ہوں کہ گورنمنٹ گرلز مڈل ہائی سکول کرول اور گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ کی عمارتیں ادھوری چھوڑ دی گئی ہیں تو میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف on the floor of the House ensure کرائیں کہ ان کا کام کب تک مکمل کرایا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں سوال نہیں سمجھ سکا لہٰذا معزز ممبر بتا دیں کہ وہ کون سا سکول کہہ رہے ہیں؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کرول اور گورنمنٹ بوائز ہائی سکول باغبانپورہ۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے یہ ongoing projects ہیں basically فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ہمارے سکولوں کا جو infrastructure ہے ہم جو missing facilities کی بات کرتے ہیں کہ ہمارے جو 54 ہزار کے قریب سکول ہیں ان کے اندر missing facilities کی بات کی جائے تو اس کے اندر چار دیواری، فرنیچر، بجلی، واش رومز اور clean drinking water کی provision کو پورا کرنے کے لئے یہی فارمولا بنا تھا کہ ہم اپنے ان 54 ہزار سکولوں کو state of the art بنائیں گے، ہم یہاں پر ٹیچرز پورے کریں گے اور یہاں پر یہ facilities بھی دیں گے اور سب سے بڑھ کر ہم نے early child of education جو ECE بنانی شروع کی ہے جس کی وجہ سے بچوں کا سکولوں میں interest بڑھا۔ اب اگر صرف لاہور کے اندر پچھلے سال کی enrolment دیکھیں تو ہم دو سالوں میں ساڑھے چار لاکھ بچوں کو سکولوں میں لے کر آئے تھے جو اب چھ لاکھ پر جا چکے ہیں۔ معزز ممبر جن سکولوں کی بات کر رہے ہیں میں ان کے بارے میں انفارمیشن لے کر بتا سکتا ہوں لیکن ہمارے ongoing projects ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر جن دو سکولوں کا ذکر کر رہے ہیں ان کو دیکھیں کہ یہ ابھی تک مکمل کیوں نہیں ہوئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جو فرنیچر کی لسٹ ایوان کی ٹیبل پر رکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ بیس کے قریب ایسے سکول ہیں جن میں ابھی تک فرنیچر provide نہیں کیا جا سکا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ فنڈ مہیا ہو گا تو فرنیچر دیا جائے گا۔ کیا وزیر موصوف یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ یہ فرنیچر کب تک، کس ماہ تک دے دیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا مختصر سا جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے already 25 million release کر دیا ہوا ہے اور 69 ملین روپے سے فرنیچر کا آرڈر place ہو چکا ہے وہ بھی ان کو مل جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤ صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3007 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے فرائض و دیگر تفصیلات

*3007: باؤ اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کون کون سی جماعت کے لئے کتابیں تیار کرواتا ہے؟

(ب) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کتنے سالوں کے بعد سلیبس کو دوبارہ مرتب کرتا ہے؟

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پانچویں، آٹھویں اور میٹرک کی کلاسوں کے لئے آخری مرتبہ سلیبس میں کب ردوبدل کیا؟

(د) کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے کوئی شعبہ ہے اگر ہاں تو وہ کیا فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پہلی جماعت سے لے کر بارھویں جماعت تک کی کتب طبع کرتا ہے۔

(ب) سلیبس مرتب کرنا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کام نہ ہے۔ موجودہ نصاب وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب سازی) اسلام آباد کا تیار کردہ ہے جو کہ 07-2006 میں مرتب کیا گیا تھا۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے باقاعدہ کوئی علیحدہ شعبہ نہ ہے بلکہ ریسرچ کا کام متعلقہ subject کے ماہرین ہی سرانجام دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب ایجوکیشن کا سلیبس مرکزی حکومت تیار کرتی ہے اور آخری دفعہ 07-2006 میں مرتب کیا گیا۔ یہ آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے کیا سکول ایجوکیشن یا کالج ایجوکیشن میں سلیبس کے بارے میں انہوں نے کوئی proposal بھیجی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! سلیبس کے بارے میں بتادیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد جب یہ اختیار صوبوں کو ملا تو یہی معزز ایوان Punjab Curriculum Authority کا قیام عمل میں لے کر آیا اور ہم نے 2012 کے اندر Curriculum Authority بنائی اور اس کو یہ تفویض ہوا کہ اس نے Curriculum پر کام کرنا ہے۔ جب اس پر کام شروع ہوا تو اس کے اندر ہمیں یہ problem آیا کہ وہاں پر کچھ issues تھے تو اس کے بعد ہم نے دوبارہ اس پر working کی اور Punjab Curriculum اور Text Book Board کو اکٹھا کر کے Punjab Curriculum and Text Book Board Authority کا قیام عمل میں لے کر آئے اور again اسی ایوان نے کیا۔ ہم نے پہلی دفعہ study کی کہ پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک ہمیں سلیبس کے اندر کیا کیا تبدیلیاں لے کر آنی ہیں اس کو کیسے مؤثر بنانا ہے، بچوں کی جو learning outcomes ہیں اس کے مطابق MCQs کو سامنے رکھ کر جو examination system ہے اسے سامنے رکھ کر اس سال ہمارا جو سلیبس آیا ہے اس میں ہم پہلی کے سلیبس میں تبدیلیاں کر چکے ہوئے ہیں اور جب ہمارا آئندہ سلیبس آئے گا تو دوسری سے پانچویں تک ہم تبدیلیاں لے کر آئیں گے اور اب پنجاب خود کر رہا ہے۔ Punjab Curriculum and Text Book Board Authority ایک بہت بڑا way forward ہے۔ میں اس پر پنجاب کے عوام اور بالخصوص اس ایوان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ اس صوبے کے بچوں کے مستقبل کے لئے ہم خود کام کر رہے ہیں اور کام کر کے اسے develop کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! تبدیلی آ گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باؤ صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا بڑا simple سا سوال تھا کہ انہوں نے ایوان میں جو documentation دی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 07-2006 میں نصاب مرتب کیا گیا۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ آٹھ سال گزر گئے اور اس عرصے میں صرف ایک کلاس کا سلیبس renew کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک سے پانچویں کلاس تک کیا گیا ہے۔ شاید آپ نے سنا نہیں ہے۔ منسٹر صاحب مختصر سا بتا دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں time lines پر محترم معزز ممبر نے سنا نہیں تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! 07-2006 میں پالیسی بالکل وفاقی حکومت کی تھی، 2011 میں اٹھارہویں ترمیم پر جب parleys ہوئے اور اس کے بعد 2012 کے شروع میں جب اٹھارہویں ترمیم approve ہوئی تو اس کے بعد پنجاب پہلا صوبہ تھا جس نے اٹھارہویں ترمیم کو own کرتے ہوئے 2012 کے اندر Curriculum Authority بنائی لیکن جب Curriculum Authority کے issues سامنے آئے تو 14-2013 کے اندر ہم نے curriculum اور text book board کو اکٹھا کر کے اتھارٹی بنائی اور working جاری رہی۔ اس وقت پہلی جماعت کا سلیبس تبدیل ہو چکا ہوا ہے اور دوسری سے پانچویں تک پر کام ہو رہا ہے۔ اگلے سال میں چھٹی سے دسویں تک سلیبس تبدیل ہو گا۔ یہ gradual process ہے ہم اس کو فوری طور پر تیزی کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ تمام سبجیکٹس کو دیکھ کر اور تمام چیزوں کو دیکھ کر کرنا پڑتا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (د) میں یہ پوچھا ہے کہ "کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کا کوئی شعبہ ہے؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے باقاعدہ کوئی علیحدہ شعبہ نہ ہے بلکہ ریسرچ کا کام متعلقہ subject کے ماہرین ہی سرانجام دیتے ہیں۔" کیا سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کا علیحدہ شعبہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ریسرچ کا شعبہ already بن چکا ہے۔ میں نے پہلے ایوان کو apprise کیا تھا کہ ہم نے The Punjab Curriculum and Textbook Board Authority بنائی ہے اور اس کے اندر ریسرچ پر سب سے زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے ایک کیبنٹ کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے۔ اس سلیبس نے ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو سنوارنا اور آگے لے کر جانا ہے۔ سلیبس کو تین levels پر چیک کیا جاتا ہے۔ ایک تو اتھارٹی کے اندر اس کو چیک کیا جاتا ہے، اس کے بعد اس کو کیبنٹ کمیٹی دیکھتی ہے اور آخر میں وزیر اعلیٰ اس کی منظوری دیتے ہیں۔ یہ سسٹم in place آ چکا ہے اور آئندہ آنے والے دنوں میں بچوں کو بہترین اور دور حاضر کے مطابق سلیبس ملے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بھی اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس سوال پر یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پچھلے وقفہ سوالات میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے حوالے سے میرا ابھی ایک سوال تھا جس پر سیر حاصل بحث ہوئی لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کارکردگی دن بدن worst ہو رہی ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے کا واقعہ ہے کہ پاکستان کا نقشہ ہی بدل دیا گیا تھا۔ اگر ریسرچ کا ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ efficiency سے کام کر رہا ہوتا تو ہمیں اتنی بڑی international embarrassment نہ اُٹھانی پڑتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ریسرچ کا شعبہ قائم ہو چکا ہے۔ اس پر بات ہو چکی ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3093 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لیہ: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کی تفصیلات

*3093: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ کے علاقہ چک نمبر 120/TDA میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کے لئے 90 لاکھ روپے کی

رقم منظور کی اور 30 لاکھ کی رقم سے صرف ایک بلاک کی تعمیر شروع کی اور بقیہ رقم مبلغ 60 لاکھ روپے جاری نہ کی؟

(ب) کیا حکومت 60 لاکھ روپے کی بقیہ رقم جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بلڈنگ مکمل کی جا سکے اور کلاسیں شروع ہو سکیں اگر ہاں تو کب تک یہ رقم جاری کر دی جائے گی، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔مالی سال 09۔2008 میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 120/TDA کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کے لئے کل 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے اور پہلے سال کے لئے 30 لاکھ روپے release کئے گئے۔ کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس رقم سے ہائر سیکنڈری بلاک کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا جو چھت کے برابر مکمل ہو چکا ہے۔مالی سال 10۔2009 میں فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے بلاک کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی۔ تاہم محکمہ سکول ایجوکیشن کے لیٹر نمبر SO(ADP)Layyah-339/2009-10 مورخہ 26.02.2015 کے تحت مبلغ 10.733 ملین روپے کی رقم مہیا کی جا چکی ہے جس کی administrative approval جاری کر دی گئی ہے۔ مورخہ 11.05.15 کو مذکورہ سکول کے ہائر سیکنڈری بلاک کی تکمیل کے لئے محکمہ بلڈنگ کی طرف سے ٹینڈر کال کئے جا چکے ہیں۔ جونہی عمارت کی تعمیر کا کام مکمل ہو گا۔ضروری سٹاف مہیا کر دیا جائے گا اُمید ہے کہ اسی سال 2015 میں مذکورہ سکول میں ہائر سیکنڈری کلاسز کا اجراء ہو جائے گا۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر تعلیم سے یہ گزارش کروں گا کہ یہاں جواب دیتے ہوئے وہ تقریر مت کیا کریں اور حکومت کی تعریف بھی کم کیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مالی سال 2008-09 میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 120/TDA کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے

کے لئے فنڈز release ہوئے ہیں۔ اب 2015 جا رہا ہے یعنی پانچ سالوں میں ابھی تک یہ کام نہیں ہو سکا۔ جواب کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ ہائر سیکنڈری بلاک کی تکمیل کے لئے محکمہ بلڈنگ کی طرف سے ٹینڈر کال ہو چکے ہیں یعنی ابھی تک یہ عمارت مکمل نہیں ہو سکی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کا اس حوالے سے کوئی check and balance بھی ہے اور کیا یہی good governance ہے؟ اس کے فنڈ مالی سال 2010 میں release ہو چکے تھے جبکہ ٹینڈر اس سال ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے ٹینڈر ہو گئے ہیں لہٰذا کام جلدی شروع کروائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ ہم پنجاب کی عوام کے ایک ایک پیسے کا حساب رکھتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ مارکیٹ ریٹ ہر سال escalate کرتے رہتے ہیں۔ ٹھیکیدار نے جن rates پر پہلے کام کیا تھا ہم اس سے انہی rates پر یہ نیا کام بھی کروا رہے ہیں جس کی وجہ سے کچھ problems create ہوئی ہیں۔ اللہ کے فضل سے جن rates پر سال 10-2009 میں کام ہوا تھا ہم اگلی بلڈنگ کا کام بھی اسی rates پر کروا رہے ہیں اور یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ کام انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز منسٹر صاحب کو کم از کم on the floor of the House سچی بات کرنی چاہئے۔ میں ان کے ٹھیکیدار کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ یہ پرانے rates پر کام نہیں ہو رہا بلکہ rates revise ہوئے ہیں۔ کم از کم وزیر صاحب on the floor of the House جھوٹ نہ بولیں۔ یہ rates تین مرتبہ revise ہو چکے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب اس حوالے سے مجھے کوئی time limit دے سکتے ہیں کہ کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی time limit دے دیں کہ کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کام کا contract ہو چکا ہے اور اس کے اندر specified ہوتا ہے کہ اتنے عرصے میں یہ کام مکمل کیا جائے گا۔ اگر معزز ممبر اپنے علاقے کے سکولوں کا visit کرتے تو انہیں پتا ہوتا کہ جب contract award ہو جاتا ہے تو اس کے اندر time line ہوتی ہے کہ اتنے عرصے کے اندر اس کام کو مکمل کیا جائے گا۔ اس کا contract award ہو چکا

ہے اور within a year یہ کام مکمل ہو جائے بلکہ ہم اس بات کو make sure کر رہے ہیں کہ اس سے پہلے ہی یہ کام مکمل ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اب تو منسٹر صاحب نے commitment دے دی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ میری constituency کا سکول ہے اور وہاں پر ابھی تک کام شروع ہی نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ وہاں پر ابھی تک کام شروع ہی نہیں ہوا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ اس کام کا contract award ہو چکا ہے اور یہ پرانے rates پر ہی ہوا ہے۔ جب contract award ہوتا ہے تو اس میں time lines موجود ہوتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب کام شروع ہو جائے گا اور اسی مالی سال کے اندر مکمل بھی ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! محکمہ نے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اسی سال 2015 میں مذکورہ سکول میں ہائر سیکنڈری کلاسز کا اجراء ہو جائے گا اور منسٹر صاحب نے بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ اسی مالی سال کے اندر یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ ہمارے پاس یہ باتیں ریکارڈ میں موجود ہیں۔ آپ آج کی تاریخ نوٹ کر لیں۔ انہوں نے ایک سال کا وعدہ کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ اگلا سوال بھی سردار شہاب الدین خان کا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک چھوٹی سی اور relevant بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! میں نے محمد صدیق خان صاحب سے کہا ہے اور آپ سے بھی یہی گزارش ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہونے دیں اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ منسٹر صاحب آپ کی اور جناب محمد صدیق خان صاحب کی بات سُن کر جائیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ میرے محترم بھائی وزیر تعلیم تشریف فرما ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ کی بات لمبی ہے۔ تشریف رکھیں میں وقفہ سوالات کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات تو سُن لیں۔ ایک منٹ کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! میں آپ کو موقع دوں گا اور تسلی کے ساتھ آپ کی بات سُنی جائے گی۔ میں commit کر رہا ہوں کہ آپ کی بات سُنی جائے گی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر میں کوئی غلط بات کروں تو آپ بے شک مجھے روک دیجئے گا۔ میں بالکل relevant بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں agree کرتا ہوں کہ آپ بالکل غلط بات نہیں کرتے۔ منسٹر صاحب آپ کی بات سُن کر جائیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بالکل مختصر بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، مختصر سی بات کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ ماشاءاللہ محکمہ تعلیم میں reforms لانے کی بڑی کوششیں ہو رہی ہیں۔ میں نے اپنے گاؤں کے دو ہائی سکولوں کا visit کیا ہے۔ میں نے بچیوں کے سکول میں کہا کہ آپ پہلے صفحے کا پہلا پیرا گراف پڑھ کر سُنائیں لیکن پوری کلاس میں سے کسی کو بھی نہیں آیا۔ اس کے بعد میں نے ٹیچر سے کہا کہ آپ پڑھ کر سُنائیں۔ وہ ٹیچر ایم ایس سی تھی لہٰذا اس نے پڑھ کر سُنا دیا۔ اس کے بعد میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ کی بات لمبی ہے لہٰذا میں وقفہ سوالات کے بعد تسلی سے سنوں گا۔ وزیر تعلیم موجود ہیں اور آپ کی یہ بات تسلی سے سننے والی ہے۔ تشریف رکھیں۔ سردار شہاب الدین خان! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لیہ: پی پی۔263 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3095: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-263 ضلع لیہ میں کتنے گرلز اور بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کی آبادی کے مطابق مزید پرائمری، مڈل، ہائی سکولز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-263 ضلع لیہ میں کل 341 گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	گرلز	بوائز	میزان
ہائی	11	14	25
مڈل	23	17	40
پرائمری	123	142	265
کمیونٹی ماڈل پرائمری سکول	4	–	4
مکتب مسجد سکول	–	07	7
میزان	161	180	341

(ب) مذکورہ حلقہ میں آبادی کے مطابق ہر بستی، گاؤں اور چک میں پرائمری سکول موجود ہیں۔ جہاں گنجان آبادی ہے وہاں طلباء و طالبات کے لئے مڈل اور ہائی سکول بھی موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں خواتین ممبران کا پیغام آپ کو دینا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "مذکورہ حلقہ میں آبادی کے مطابق ہر بستی، گاؤں اور چک میں پرائمری سکول موجود ہے۔ جہاں گنجان آبادی ہے وہاں طلباء و طالبات کے لئے مڈل ہائی سکول بھی موجود ہے۔" میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا انہوں نے کبھی ضلع لیہ یا میرا حلقہ پی پی-263 دیکھا ہے؟ وہاں River Indus کے مغرب اور مشرق کی طرف یہ حلقہ ہے۔ سوال کا جواب آگیا ہے اور سیکرٹری سکولز ایجوکیشن بھی گیلری میں موجود ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ منسٹر صاحب اور سیکرٹری سکولز ایجوکیشن اس حلقے کا visit کر لیں۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ سردار صاحب کے حلقے کا ضرور visit کر لیجئے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنا حلقہ دکھایا ہی نہیں۔ ویسے میں نے ضلع لیہ اور ان کا حلقہ دیکھا ہوا ہے اور وہاں visit بھی کر چکا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ تشریف لائیں، میرے مہمان بنیں اور میں خود ان کو اپنے حلقے کا visit کراؤں گا۔ میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending فرمادیں کیونکہ اس کا غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ سوال pending نہیں ہوگا البتہ منسٹر صاحب آپ کے پاس آئیں گے کیونکہ وہ commit کر رہے ہیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری عرض بھی سُن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔ سندھو صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔ سیکرٹری اور منسٹر سکولز ایجوکیشن موجود رہیں گے اور آپ کی بات سُنیں گے۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3138 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: فرنیچر کی خریداری و دیگر تفصیلات

*3138: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 13-2012 کے دوران ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد نے کتنا فرنیچر کہاں کہاں سے خرید کیا؟

(ب) کیا فرنیچر کی خرید کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا تو ان اخبارات کے نام و تاریخ بتائیں؟

(ج) کیا فرنیچر کی خرید کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(د) کن کن پارٹیوں نے فرنیچر کی فراہمی کے لئے ٹینڈرز جمع کروائے، ان پارٹیوں کے نام، پتاجات بتائیں؟

(ہ) کس کس پارٹی کو کون کون سی فرنیچر کی آئٹم فراہم کرنے کے لئے آرڈر دیئے گئے اور ان کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(و) ان سے کون کون سا کتنی مالیت اور تعداد میں فرنیچر خرید کیا گیا؟

(ز) کیا فرنیچر آئٹم کی تصدیق کسی تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی؟

(ح) یہ فرنیچر کس کس سکول کو فراہم کیا گیا اور کتنی تعداد میں کون کون سی آئٹم فراہم کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف،ب،ج،د،ہ،و،ز،ح) سال 13-2012 کے دوران ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد نے فرنیچر کی مد میں کوئی خریداری نہیں کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ سال 13-2012 کے دوران ای ڈی او ایجوکیشن نے کوئی فرنیچر نہیں خریدا۔ میں آپ کو مضحکہ خیز بات بتاتا ہوں کہ اگلے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 90 لاکھ روپے کا فرنیچر خریدا گیا ہے تو کیا یہ محکمہ مجھ سے مذاق کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے specific پوچھا ہے کہ ای ڈی او (ایجوکیشن) نے کتنا فرنیچر خریدا؟ بات یہ ہے کہ یہاں پر different heads ہوتے ہیں۔ ای ڈی او (ایجوکیشن) نے 13-2012 کے اندر کوئی فرنیچر نہیں خریدا۔ ہم non salary budget کے تحت through School Councils فرنیچر خریدتے ہیں۔ ہم نے 13-2012 کے اندر through School Councils, 40 millions کا فرنیچر خریدا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! School Councils, EDO's کے under ہوتی ہیں اور School Councils کو اپنے طور پر ٹینڈر دینے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم ہر سکول میں School Council کو empower کر رہے ہیں، وہاں کی local public کو اُس کے اندر partner بنا رہے ہیں، متعلقہ ایم پی ایز/ایم این ایز اپنے اپنے حلقہ کی School Councils میں interest لے رہے ہیں، وہاں کے industrialist بھی اس میں interest لے رہے ہیں اور ابھی اس کا start ہو رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر سکولز ایجوکیشن صاحب! آپ اس بات کا مختصر جواب دے دیں کہ کیا ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد نے فرنیچر کی مد میں کوئی خریداری نہیں کی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ای ڈی او نے فرنیچر کی کوئی خریداری نہیں کی، وہ خریداری School Councils نے کی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں 13-2012 کی بات کر رہا ہوں تو کیا 13-2012 کے اندر یہی پالیسی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! 13-2012 میں فیصل آباد کے 250 سکولوں کے لئے through School Councils, 40 Millions کا فرنیچر خریدا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ فتیانہ صاحب! میرے خیال میں آپ اس سوال کے جواب سے satisfied ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ سوال نمبر 3139 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: ای ڈی او ایجوکیشن کو بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*3139: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل مد وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی surrender کی گئی اور کتنی lapse ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ای ڈی او مذکورہ کے دفتر اور عملہ پر خرچ ہوئی؟

(د) اگر ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو یہ آڈٹ کس کس پارٹی نے کیا ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران محکمہ آڈٹ نے خورد برد کرنے کا انکشاف کیا، اس پر کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن فیصل آباد کے دفتر کو سال 12-2011 میں -/8,86,97,133 روپے کی رقم فراہم کی گئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی (Annex-A) اور سال 13-2012 کے دوران -/11,27,77,661 روپے فراہم کئے گئے تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(1) سال 12-2011 کے دوران -/8,84,86,838 روپے خرچ ہوئے اور 2,10,295 روپے lapse ہوئے اور کوئی رقم surrender نہ ہوئی۔

(2) سال 13-2012 کے دوران 11,03,02,486 روپے خرچ ہوئے اور -/24,75,175 روپے lapse ہوئے اور کوئی رقم surrender نہ ہوئی۔

(ج) سال 12-2011 میں 1,84,86,838 روپے اور سال 13-2012 میں 2,63,02,486 روپے ای ڈی او دفتر اور عملہ پر خرچ ہوئی۔

(د) جی ہاں! ان سالوں میں آڈٹ ہوا ہے آڈٹ کرنے والے افسران کی تفصیل درج ذیل ہے اور یہ آڈٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد نے کروایا۔

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ/گریڈ	سال
1۔	ریاض بابر	آڈٹ آفیسر BS-18	2011-12
2۔	گلزار احمد بھٹی	آڈٹ آفیسر BS-18	2012-13

(ہ) مذکورہ سالوں کے دوران کئے گئے آڈٹ میں کسی بھی قسم کی رقم کے خورد برد کرنے کا انکشاف نہ کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!اس سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ released amount کتنی ہے مجھے kindly یہ بتا دیں کہ محکمہ ایجوکیشن فیصل آباد کے لئے allocated amount in budget کتنی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!یہ fresh question ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!یہ fresh question نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔یہ fresh question بنتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے اُس کا جواب جز(ب)میں موجود ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!انہوں نے جز(د)کے اندر لکھا ہے کہ district audit کرایا گیا ہے تو کیا provincial audit بھی کرایا گیا ہے کیونکہ اگر آپ اس کی detail کے اندر دیکھیں تو 2011-12 اور 2012-13 میں Electricity Bills میں almost half کا difference آ رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!ایک audit, district level پر ہوتا ہے اور پھر provincial level پر ایک overall audit ہوتا ہے جس میں ان ساری چیزوں کو assess کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!2011-12 کے اندر پورے ڈسٹرکٹ کا بجلی کا بل 3 لاکھ روپیہ آتا ہے اور اگلے سال بجلی کا بل ڈیڑھ لاکھ ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!بجلی کا خرچہ بچانے پر بھی انہیں اعتراض ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس audit report کو recheck کرنا چاہئے کہ اگر محکمہ نے 12-2011 میں زیادہ پیسے کھائے ہیں تو پھر یہ پیسے واپس کریں کیونکہ یہ حکومت اور عوام کا پیسا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر کوئی اس طرح کی بے قاعدگی ہوتی ہے تو وہ local audit میں بھی اور پھر provincial level پر بھی point out ہو جاتی ہے تو as such کچھ نہیں ہوئی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں cash awards کا ذکر کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ cash awards کیوں دیئے گئے ہیں اور کس کو دیئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ چیز ان کے سوال کے اندر موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے میرے پاس اس کی انفارمیشن نہیں ہے اس لئے یہ fresh question ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اس کے لئے آپ fresh question دے دیں۔ جی، میاں طارق محمود صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: موضع چھوکر کلاں میں گرلز ہائی سکول بنانے کی تفصیلات

*3161: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-113 گجرات موضع چھوکر کلاں میں بچوں کا بوائز ہائی سکول عرصہ دراز سے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ موضع میں بچیوں کا پرائمری سکول ہے جبکہ یہاں پر اس علاقہ سے گرلز ہائی سکول 10 کلو میٹر کی رینج میں نہیں ہے اور اس یو سی میں بھی نہیں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں والوں نے لڑکیوں کے سکول کے لئے محکمہ کو لکھ کر دیا ہے کہ ہم رقبہ دینے کے لئے تیار ہیں بلکہ یہ بھی درست ہے بوائز پرائمری سکول کی جگہ پر گرلز ہائی سکول بن سکتا ہے؟

(د) اگر یہ درست ہے تو حکومت کب تک بچیوں کے لئے چھوکر کلاں میں گرلز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ پی پی۔113 گجرات موضع چھوکر کلاں میں بچوں کا بوائز ہائی سکول 1977 سے موجود ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موضع چھوکر کلاں میں بچیوں کا پرائمری سکول ہے جبکہ چھوکر کلاں سے گرلز ہائی سکول ڈالی بانٹھ 8 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس یونین کونسل حاجی محمد میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھلوٹ مخدوم 8 کلومیٹر کے فاصلے پر چل رہا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ گاؤں والوں نے لڑکیوں کے سکول کے لئے لکھ کر دیا ہے ہم رقبہ دینے کے لئے تیار ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ بوائز ہائی سکول چھوکر کلاں کے پرائمری حصہ کی جگہ پر گرلز ایلیمنٹری سکول بن سکتا ہے لیکن قواعد کی رو سے طالبات کی تعداد کم ہے 64 تعداد طالبات اس لئے یہ ایلیمنٹری level کے لئے بھی feasible نہ ہے۔

(د) قواعد کی رو سے طالبات کی تعداد 80 تک بڑھنے پر سکول کو ایلیمنٹری کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ فی الحال 64 تعداد ہونے کی وجہ سے feasible نہ ہے۔ موجودہ تعداد طالبات درج ذیل ہے:

سکول لیول	تعداد
نرسری	18
اوّل	09
دوئم	10
سوئم	11
چہارم	09
پنجم	07
ٹوٹل	64

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 4- دسمبر 2013 کو دیا تھا اُس وقت یہ کہتے ہیں کہ اس سکول میں بچیوں کی تعداد 64 ہے اور انہیں تعداد 80 چاہئے۔ آج ستمبر 2015 ہے تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آج وہاں بچیوں کی تعداد 80 ہے یا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 موجود ہے تو ہم اس کو بالکل بنا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں طارق محمود صاحب! آپ وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 پوری کر دیں تو وہاں سکول کو ایلیمنٹری کا درجہ دے دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے تو یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ میرے سوال کو ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ وزیر موصوف سے میری یہ گزارش ہے کہ اُس وقت وہاں پر بچیوں کی تعداد 64 تھی انہوں نے آخر تیاری کی ہے ان کے پاس جواب تو ہو گا کہ وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 ہے یا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سکولوں کے اندر جب ہماری enrolment بڑھی ہے اور سرکاری سکولوں کے اندر عوام کا اعتماد بڑھا ہے جس کی وجہ سے بچوں کی تعداد زیادہ ہونا شروع ہوئی ہے تو اب ہم اپ گریڈیشن کر رہے ہیں۔ میں تو میاں طارق محمود صاحب کو credit دے رہا تھا کہ وہ یہاں پر 80 کی تعداد کہیں اور ہم اُن کو credit دے دیں۔ وہاں پر بچیوں کی تعداد 80 سے اوپر ہے للہٰذا ہم اس کو جلدی اپ گریڈ کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، میاں صاحب! آپ کو مبارک ہو۔

میاں طارق محمود: ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ماڈرن ہائی سکول قلعہ گجر سنگھ کے مسائل

*2159: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ماڈرن گرلز ہائی سکول قلعہ گجر سنگھ لاہور کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنا فنڈ کس کس مد میں دیا گیا اور مذکورہ فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں باتھ روم طلباء کی تعداد کے حساب سے نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول انچارج کو سفارش کی بناء پر سکول میں تعینات کیا گیا ہے جبکہ مذکورہ انچارج کے پاس انتظامی معاملات چلانے کا کوئی تجربہ نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ انچارج ہذا کی وجہ سے سکول کا میٹرک اور ہشتم کلاس کا 13-2012 کا رزلٹ مایوس کن رہا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت سکول کے انچارج کو فوری طور پر تبدیل کرنے اور سکول ہذا کی missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ماڈرن گرلز ہائی سکول قلعہ گجر سنگھ لاہور کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران جس مد میں فنڈ مہیا اور خرچ کیا گیا اس کی سال وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ طلباء کی تعداد کے حساب سے باتھ روم کی تعداد ٹھیک ہے۔

(ج) موجودہ ہیڈ مسٹریس عرصہ 24 سال سے مختلف انتظامی عہدوں پر فائز رہی ہے۔ جن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمن، پنجاب ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، سینئر ہیڈ مسٹریس اور سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ شامل ہیں۔ محکمہ تعلیم نے مذکورہ ہیڈ مسٹریس کو میرٹ کی بنیاد پر تعینات کیا ہے۔

(د) سکول کا میٹرک اور ہشتم کلاس کا رزلٹ 2012 میں بالترتیب 87 فیصد اور 100 فیصد رہا جبکہ 2013 میں میٹرک اور ہشتم کلاس کا رزلٹ بالترتیب 86 فیصد اور 88 فیصد رہا ہے۔

(ہ) جز(د)کی روشنی میں سکول کی انچارج کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔جہاں تک missing facilitiesکا تعلق ہے سکول ہذامیں تمام سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔

بہاولپور:صادق پبلک سکول میں فیس کا سٹرکچرودیگر تفصیلات

*2543:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صادق پبلک سکول بہاولپور میں طلباء و طالبات سے فیس وصولی کا کیا سٹرکچر ہے، ہر کلاس میں فی طالب علم کیا فیس ہے اور جو طلباء و طالبات ہوسٹل میں رہتے ہیں، فی کس کتنے اخراجات لئے جاتے ہیں؟

(ب) فیس میں اضافہ کا کیاطریق کارہےاوریہ اضافہ کون سا ادارہ کرتا ہے؟

(ج) صادق پبلک سکول کے کتنےاور کون کون سے اثاثہ جات ہیں اوران سے سکول کو کتنی آمدنی ہے نیز سکول کے کتنے بنک اکاؤنٹس کس کس بنک میں ہیں، ان میں اس وقت کتنی رقم موجود ہے اوراس سے سکول کو سالانہ کتنی آمدنی ہوتی ہے، یعنی کتنا interestوصول ہوتا ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) سکول کی ماہانہ فیس مندرجہ ذیل ہے۔

	ڈے طلباکے لئے	بورڈز طلباکے لئے
کلاس اوّل سے پنجم	8490/-روپے	18250/-روپے
کلاس ششم سے ہشتم	8660/-روپے	20000/-روپے
کلاس نویں سے بارہویں	9810/-روپے	23370/-روپے
O levelکیمبرج	11160/-روپے	23720/-روپے
A levelکیمبرج	24560/-روپے	37120/-روپے

(ب) سکول کی فیس میں اضافہ ایگزیکٹو کمیٹی کرتی ہے جس کے چیئرمین جی او سی35ڈویژن ہیں دیگر ممبران میں شامل کمشنر بہاولپوراور دو ممبرز ہیں جبکہ پرنسپل صادق پبلک سکول ان کے سیکرٹری ہیں۔فیس میں اضافہ کی منظوری بورڈآف گورنرز سے لی جاتی ہے۔

(ج) سکول کے اثاثہ جات260ایکڑ زرعی زمین ہے اس کے علاوہ190ایکڑ پر سکول محیط ہے۔ زرعی زمین کی آمدن تقریباً17ملین سالانہ ہے۔سکول کااکاؤنٹ بنک آف پنجاب میں ہے جبکہ کرنٹ اکاؤنٹ ایم سی بی میں ہے۔ 31۔دسمبر 2013کو رقم 20ملین اور 10ملین

بالترتیب تھی۔ پنجاب حکومت کی طرف سے سکول کو سالانہ 20 ملین گرانٹ ملتی ہے۔ سکول کے سالانہ اخراجات کا بجٹ 340 ملین ہے۔ 80 فیصد بچوں کی فیسوں سے پورا کیا جاتا ہے جبکہ 20 فیصد ذرائع سے پورا کرتا ہے جس میں زرعی آمدنی اور بنک انٹرسٹ تقریباً چھ ملین سالانہ شامل ہوتا ہے۔

لاہور کے ہائی سکولوں میں گریڈ 19 کے تعینات ہیڈماسٹرز کے خلاف انکوائریوں کی تفصیلات

*2939: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں واقع ایسے ہائی سکولوں کے ہیڈماسٹرز کے نام بتائیں، جن کا سکیل گریڈ 19 ہے؟

(ب) ان میں سے کس کس ہیڈماسٹر کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے کس کس ہیڈماسٹر کی ترقی انکوائری ہونے کی بناء پر رکی ہوئی ہے؟

(د) ان میں سے ایسے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے نام اور جگہ تعیناتی بتائیں جو بطور ڈی ای او یا ڈپٹی ڈی ای او فرائض سرانجام دے چکے ہیں؟

(ہ) کیا ان ہیڈماسٹر کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے اگر نہیں تو پھر ان کو حکومت ریٹائر کیوں نہیں کرتی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور کے ہائی سکولوں میں گریڈ 19 کے ہیڈماسٹرز کی تعداد 35 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی بھی ہیڈماسٹر کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں ہے۔

(ج) ان میں سے کسی بھی ہیڈماسٹر کی ترقی انکوائری کی وجہ سے رُکی ہوئی نہ ہے۔

(د) ضلع لاہور میں درج ذیل ہیڈماسٹر بطور ڈی ای او اور ڈپٹی ڈی ای او کام کر چکے ہیں۔

1۔ میاں مقصود احمد صاحب سینئر ہیڈماسٹر۔

گورنمنٹ مسلم ماڈل ہائی سکول اردو بازار لاہور بطور (ڈی ای او (ایم) (ایس ای) لاہور کینٹ۔

2۔چودھری محمد امین سینئر ہیڈ ماسٹر۔

گورنمنٹ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور بطور ڈی ای او(ایم) لاہور کینٹ اور (ڈی ای او(ایم)(ایس ای) لاہور کینٹ کام کر چکے ہیں۔

3۔ڈاکٹر اعجاز محمود سینئر ہیڈ ماسٹر۔

گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کینٹ۔بطور (ڈی ای او(ایم)(ای ای) لاہور سٹی کام کر چکے ہیں۔

4۔غلام مجاہد سینئر ہیڈ ماسٹر۔

گورنمنٹ ہائی سکول باؤلی کیمپ لاہور بطور (ڈپٹی ڈی ای او(ایم) ای ای)

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کام کر چکے ہیں۔

(ہ) محکمہ ان ہیڈ ماسٹرز کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

لاہور:بوائز ہائی سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2940: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں بوائز ہائی سکولوں کے نام، جگہ اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سال وار فراہم کی گئی تفصیل سکول وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(د) ان سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز صاحبان کے نام، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان سکولوں کے مذکورہ بالا دو سالوں کے نتائج کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(و) کس کس سکول کا نتیجہ حکومت کے مقررہ معیار سے کم اور اس کے ہیڈ ماسٹر کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں کل 160 بوائز ہائی سکول ہیں ان کے نام جگہ اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں کو سال 12-2011 میں 5,20,000 اور 13-2012 میں 88,00,000 رقم فراہم کی گئی سکول وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں تمام بنیادی سہولتیں missing facilities یعنی کہ پینے کا پانی، چار دیواری لیٹرین وغیرہ میسر ہیں اور کوئی missing facilities نہ ہیں۔

(د) ان سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے نام گریڈ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان سکولوں کے دو سالوں کے نتائج کی تفصیل سال وار Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ضلع لاہور میں کسی بھی بوائز ہائی سکول کا نتیجہ سال 13-2012 میں حکومت کے مقرر کردہ معیار سے کم نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ: گورنمنٹ پرائمری سکول پوران میں اساتذہ کی کمی و دیگر تفصیلات

*3186: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب پرائمری سکولوں کی بہتری پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور 100 فیصد حاضری کو یقینی بنانے پر زور دیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پوران مرکز بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ جو کہ 1924 سے قائم شدہ ہے اور طلباء کی تعداد 206 اور اساتذہ کی منظور شدہ تعداد پانچ ہونے کے باوجود صرف ایک استاد جو کہ مرکزی انچارج بھی ہے، پر چل رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 بصیر پور میں طلباء کی تعداد 192 ہونے کے باوجود آٹھ اساتذہ کرام کے ساتھ چل رہا ہے اگر ہاں تو اس تفاوت کی وجہ کیا ہے اور حکومت کب تک اس تفاوت کو دور کرنے پر تیار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجاز افسران محکمہ تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ کو چلانے کے لئے۔/2500 روپے ماہوار پر وزیٹر ٹیچر کی فراہمی پر اصرار کر رہے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے اور حکومت ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ کہ حکومت پنجاب پرائمری سکولوں کی بہتری پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور 100 فیصد حاضری کو یقینی بنانے پر زور دے رہی ہے۔

(ب) درست ہے کہ سکول ہذا میں طلباء کی تعداد 206 ہے۔ تاہم سنگل ٹیچر ہونے کی وجہ سے پہلے ایک عارضی ٹیچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اب دو نئے ٹیچرز کا تقرر سکول ہذا میں کر دیا گیا ہے۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 میں سے ایک ٹیچر rationalization کے تحت گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول بصیر پور میں بھیج دیا گیا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ مجاز افسران محکمہ تعلیم کی جانب سے گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ میں عرصہ چھ ماہ قبل سنگل ٹیچر ہونے کی بناء پر اور تبادلوں پر پابندی کی وجہ سے عارضی ٹیچر کا بندوبست کیا گیا تھا۔ اب نئی بھرتی میں دو نئے ٹیچرز کی سکول ہذا میں تقرری کر دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ: سکولوں کی زیر تعمیر عمارات کی تفصیلات

*3190: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں کتنے ایسے گرلز پرائمری / مڈل / ہائی سکولز ہیں جن کی بلڈنگز زیر تعمیر ہیں اور کتنے عرصہ سے زیر تعمیر ہیں، ان کی تعمیرات کیوں مکمل نہیں کی جا رہی ہیں؟

(ب) ان عمارات کی تعمیر کب تک مکمل کر کے محکمہ تعلیم کے سپرد کر کے کلاسز شروع کی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مندرجہ ذیل سکولوں کی عمارات زیر تعمیر ہیں دس گرلز پرائمری، دو بوائز پرائمری سکول پانچ گرلز مڈل سکول، ایک بوائز مڈل سکول اور ایک گرلز ہائی سکول ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل میں سے چودہ ایسے سکولز ہیں جن کی عمارات عرصہ چار سال سے زیر تعمیر ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ان کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

(ب) فنڈز کی فراہمی کے لئے لیٹر نمبر Dev/6701 مورخہ 28.11.2013 بجانب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سیالکوٹ ارسال کیا جا چکا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جونہی گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جائیں گے ان کی تعمیر مکمل ہو جائے گی اور ان میں سے جو سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں وہاں پر کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: پرائمری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3203: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں پرائمری سکولز بوائز و گرلز کتنے ہیں؟

(ب) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام پرائمری سکولز میں اساتذہ کی کل تعداد سکول وار اور کیڈر وار نام و عہدہ کے ساتھ بتائی جائے؟

(ج) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے ہر پرائمری سکول میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پرائمری سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کل 544 سکولز ہیں جن میں سے بوائز پرائمری سکولز کی تعداد 273 اور گرلز پرائمری سکولز کی تعداد 271 ہے۔

(ب) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں پرائمری سکول میں کل اساتذہ کی تعداد 1511 ہے۔ سکول وار کیڈر وار نام و عہدہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے گرلز پرائمری سکولز میں کوئی اسامی خالی نہ ہے اور بوائز پرائمری سکولز میں 45 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) خالی اسامیاں آئندہ ریکروٹمنٹ میں پُر کر دی جائیں گی۔

ضلع اوکاڑہ: پرائمری سکولوں میں مسنگ فیسلیٹز کی فراہمی کی تفصیلات

*3206: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام پرائمری سکولز بوائز و گرلز بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں؟

(ب) تحصیل دیپالپور بالخصوص پی پی-193 میں کتنے پرائمری سکولوں کے لئے missing facilities کی مد میں مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں کتنا فنڈز مختص کیا گیا اور کتنا خرچ ہوا، تفصیل سکول وار بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) 13-2012 پی پی-193 میں چھ سکولوں میں 14.904 ملین روپے اور 14-2013 میں پندرہ سکولوں میں اب تک 22.281 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔ تفصیل سکول وار (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا: چک نمبر 189 شمالی میں پرائمری سکول کے قیام کی تفصیلات

*3214: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 189 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں پرائمری سکول ابھی تک موجود نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس گاؤں میں پرائمری سکول کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ چک نمبر 189 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موجود ہے جو کہ کام کر رہا ہے جبکہ چک 189 شمالی کے اندر ہی گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کولووال بھی چل رہا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع سرگودھا: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تفصیلات

*3221: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا کے کون کون سے پرائمری، مڈل، ہائی سکول (بوائز/گرلز) پچھلے دس سال کے دوران اپ گریڈ کئے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سے سکول مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے سکول ابھی بھی نامکمل ہیں؟

(ج) کیا ان نامکمل رہ جانے والے سکولوں کے ٹھیکیداران اور ذمہ دار افسران کے خلاف محکمہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں پچھلے دس سال میں کل 224 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری	53	51	104
مڈل	20	82	102
ہائی	10	08	18
ٹوٹل	83	141	224

(ب) پرائمری سے مڈل تک اپ گریڈ ہونے والے تمام سکولز مکمل ہو چکے ہیں تاہم مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری تک اپ گریڈ ہونے والے سکولوں میں سے اب تک جو مکمل ہو چکے ہیں اور جو نامکمل ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	بوائز			بوائز		
	مکمل	نامکمل	ٹوٹل	مکمل	نامکمل	ٹوٹل
مڈل سے ہائی	17	03	20	77	05	82
ہائی سے سیکنڈری	09	01	10	07	01	08

(ج) نامکمل سکولوں کا کام جاری ہے۔ سال 15-2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: گورنمنٹ پرائمری سکول پوران کے کمروں کی خستہ حالی و دیگر تفصیلات

*3238: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پوران تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے کمرے خستہ حال اور دیوار ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے نیز اس کا گیٹ بھی موجود نہ ہے؟
(ب) کیا حکومت مذکورہ سکول کے کمروں کی خصوصی مرمت، ٹوٹی ہوئی دیوار کی تعمیر نو اور گیٹ کی فراہمی کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔
(ب) حکومتِ پنجاب نے حال ہی میں سکول ہذا کے لئے 1,60,148 روپے فراہم کئے ہیں جس کی مدد سے سکول میں نئے گیٹ کی تنصیب، چار دیواری اور کمرہ جات کی مرمت کا کام جلد شروع کروا دیا جائے گا۔

ملتان: (بوائز و گرلز) سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3241: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

پی پی۔200 ملتان میں اس وقت لڑکوں اور لڑکیوں کے کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

پی پی۔200 ملتان میں گورنمنٹ گرلز و بوائز سکولوں کی تعداد 140 ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	تعداد سکول		میزان
	بوائز	گرلز	
پرائمری	57	43	100
کیمونٹی ماڈل	03	0	03
مڈل	11	12	23
ہائی	07	04	11
ہائر سیکنڈری	02	01	03
ٹوٹل تعداد	80	60	140

ضلع لاہور: سٹی الاؤنس دینے کی تفصیلات

*3289: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں قائم بوائز و گرلز ہائی سکولز میں تعینات اساتذہ کو کب سے Big City Allowance دیا جارہا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنے ایسے بوائز اور گرلز سکولز ہیں، جہاں پر اساتذہ کو Big City Allowance نہیں دیا جارہا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں ایسے بوائزاور گرلز ہائی سکول جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع ہیں ان میں تعینات اساتذہ کو 1974 سے Big City Allowance دیا جارہا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں 336 بوائز اور 278 گرلز سکولز ایسے ہیں جو کہ میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر rural area میں واقع ہیں ان میں کام کرنے والے اساتذہ کو Big City Allowance نہیں دیا جارہا ہے۔لسٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی طرف سے تعلیم کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات ودیگر تفصیلات

*3338: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن تعلیم کے فروغ کے لئے کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران فاؤنڈیشن نے تعلیم کے فروغ کے لئے کیااہداف طے کئے تھے اوران اہداف کو کہاں تک حاصل کیا گیا ہے؟

(ج) مالی سال 14-2013 کے لئے تعلیم کے فروغ کے لئے فاؤنڈیشن نے کیااہداف طے کئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) پچھلے پانچ سالوں بشمول مالی سال 14-2013 کے لئے فاؤنڈیشن کاڈویلپمنٹ ونان ڈویلپمنٹ بجٹ کتنا رکھا گیا تھا؟

(ہ) چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تعیناتی کن قواعد وضوابط پر کی گئی ان کو ماہانہ کتنی مراعات دی جاتی ہیں اور یہ تعیناتی کتنا عرصہ کے لئے عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن 1991 میں پنجاب اسمبلی کے ایک ایکٹ کے تحت قائم ہوئی اور بعد ازاں اُس کی 2004 کے ایکٹ کے تحت ایک خود مختار ادارہ کے طور پر تنظیم نو کی گئی۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا منظور شدہ وژن یہ ہے۔"پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے توسط سے کوالٹی ایجوکیشن کا فروغ، نجی شعبہ کی کوششوں کی ٹیکنیکل اور مالی معاونت کے ذریعے حوصلہ افزائی اور تقویت، نئے طریق کار کو تخلیق کر کے غریب افراد کو مناسب نرخوں پر تعلیمی مواقع کی فراہمی "اس ادارے کا 2004 کے ایکٹ کے مطابق مینڈیٹ یہ ہے:

1: تعلیمی اداروں اور اس نوعیت کے دیگر منصوبوں کے قیام، توسیع، بہتری اور چلانے کے لئے مالی معاونت کی فراہمی۔

2: تعلیمی اداروں، اساتذہ وطالبعلموں کو ترغیبات دینا۔

3: تعلیم سے متعلق پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی ترقی

4: تعلیمی اداروں کو تکنیکی مشاورت کی فراہمی تاکہ وہ پالیسی منصوبوں اور پروگراموں کی فعالیت کے ساتھ ساتھ انہیں مزید توسیع دے سکیں۔

5: نجی تعلیمی اداروں کی تعلیمی سٹینڈرڈ کے مطابق درجہ بندی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن، کوالٹی ایشورنس ٹیسٹ کے ذریعے اعلیٰ تعلیمی معیارات کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہے۔ یہ ٹیسٹ ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات اہم ہے کہ یہ امتحان، جو سکول کے تعلیمی معیار کو جانچنے کا اہم ذریعہ ہے، تھرڈ پارٹی کے ذریعے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں دو مسلسل ناکامیوں کی صورت میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے تعلیمی پارٹنر شپ ختم ہو جاتی ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں تمام معاملات میں مکمل شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے تمام امور اوپن اشتہار کے ذریعے مشتہر کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح تمام متعلقین کو انفارمیشن تک مکمل رسائی کی سہولت بھی دی گئی ہے۔ مزید برآں بین الاقوامی شہرت کی حامل فرموں مثلاً Ernst and Young Ford Rhodes کے ذریعے پرفارمنس آڈٹ اور Gap Analysis بھی کیا جاتا ہے تاکہ بہتری کے متقاضی شعبہ جات میں مزید نکھار آئے۔ یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں میرٹ کی بالادستی کو یقینی بنایا گیا ہے اور اس مقصد کے لئے اہم اقدامات مثلاً کوالٹی ایشورنس ٹیسٹ کو آؤٹ سورس کیا جاتا ہے۔ فیلڈ کے مسلسل دوروں کے ذریعے مانیٹرنگ اور تجزیہ نگاری پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی آپریشنل اقدامات کا ایک اور طرہ امتیاز ہے۔ اسی طرح پالیسیوں کی اندرونی تجزیہ نگاری کے ساتھ ساتھ ان پر عملدرآمد کی صورتحال سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے جبکہ دوسری جانب بیرونی تجزیہ جات سے بھی پروگراموں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

(ب) ری سٹرکچرنگ کے بعد پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے چار بڑے پروگرام لانچ کئے ہیں۔ ان پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

فاؤنڈیشن ایسسٹڈ سکولز پروگرام

اس پروگرام کے ذریعے چھوٹے درجے کے نجی سکولوں کی معاونت کی جاتی ہے۔ یہ پروگرام 2005 میں لانچ کیا گیا تھا اور اس وقت اس پروگرام میں زیر تعلیم طالبعلموں کی کل تعداد 1.2 ملین ہے۔ 2005 میں اس پروگرام سے منسلک طالبعلموں کی تعداد 0.111 ملین تھی اور نو سالوں کے دوران اس میں 38 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت اس پروگرام کے ساتھ 2125 سکول منسلک ہیں جبکہ 2005 میں ان کی تعداد 54 تھی۔ اس طرح اس دورانیہ میں اس پروگرام میں بڑھوتری 900 فیصد ہوئی ہے۔

نیو سکول پروگرام

اس پروگرام کے ذریعے دور دراز ایسے علاقوں جہاں پر نجی سکول نہیں ہیں یا بہت کم ہیں، وہاں پر تعلیم سے محروم بچوں کو مفت تعلیمی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ پروگرام 2007 میں شروع ہوا۔ ابتدا میں سکولوں کی تعداد 45 اور طالبعلموں کی تعداد 1340 تھی۔ اس پروگرام میں پارٹنر سکولوں کی تعداد میں آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے جو 45 سے بڑھ کر 419 ہو چکے ہیں۔ اسی طرح طالبعلموں کی تعداد نو گنا بڑھی ہے جو 1340 سے بڑھ کر 67258 ہو چکی ہے۔

ایجوکیشن واؤچر سکیم

اس پروگرام کے ذریعے پسماندہ اور غریب علاقوں میں چھ تا سولہ سال عمر کے مستحق بچوں کی تعلیمی معاونت کی جاتی ہے۔ یہ پروگرام 2006 میں شروع ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں پارٹنر سکولوں اور طالبعلموں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 2006 میں پارٹنر سکولوں کی تعداد گیارہ تھی جبکہ طالبعلموں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اب پارٹنر سکولوں کی تعداد بڑھ کر 812 ہو چکی ہے۔ اس طرح ان میں 72 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے جبکہ طالبعلموں کی تعداد بڑھ کر 160131 ہو گئی ہے۔ اس طرح یہ اضافہ 159 گنا ہے۔

کانٹی نیوس پروفیشنل ڈویلپمنٹ پروگرام

یہ پروگرام چھوٹے درجے کے پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ اور سکول انتظامیہ کی استعداد کار میں بہتری لانے کی غرض سے شروع کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے اب تک پانچ ہزار مختلف ٹریننگز کے ذریعے ڈیڑھ لاکھ سے زائد اساتذہ اور سکول انتظامیہ کے دیگر افراد کی کیپیسٹی بلڈنگ کی گئی ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے چھوٹے درجے کے نجی سکولوں کی مجموعی تعلیمی حالت بہتر بنانے میں نمایاں مدد ملی ہے۔ اسی طرح تربیتی مواقع کے اثرات جانچنے کے لئے مربوط طریق کار بھی وضع کیا گیا ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 کے دوران فروغ تعلیم کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اہداف کی تفصیل درج ذیل ہے۔ فاؤنڈیشن ایسسٹڈ سکول۔ 200 سکولز نیو سکول پروگرام 125 سکولز ایجوکیشن واؤچر سکیم۔ چار منتخب اضلاع فیصل آباد، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں مستحق بچوں میں 50 ہزار تعلیمی واؤچرز کی تقسیم

(د) پچھلے پانچ سالوں بشمول مالی سال 14۔2013 کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

FY 2008-09 (Rs. 3,000 millions) "
FY 2009-10 (Rs. 4,000 millions) "
FY 2010-11 (Rs. 4,500 millions) "
FY 2011-12 (Rs. 6,000 millions) "
FY 2012-13 (Rs. 6,500 millions) "
FY 2013-14 (Rs. 7,500 millions) "

(ہ) چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو فاؤنڈیشن کا بورڈ آف ڈائریکٹرز منتخب کرتا ہے۔ چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اراکین غیر سرکاری ممبران میں سے اکثریتی ووٹ سے منتخب کرتے ہیں۔چیئرمین کا انتخاب پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایکٹ 2004 کی شق 5 کی جزوی شق 3 کے تحت کیا جاتا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا چیئرمین اعزازی طور پر اپنی خدمات سر انجام دیتا ہے تاہم انہیں سرکاری فرائض کی بجاآوری کے لئے 1300 سی سی کار مع ڈرائیور اور ماہانہ 400 لیٹر پٹرول کی سہولت میسر ہے۔ یہ تمام سہولیات بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے فراہم کی جاتی ہیں۔چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو تین سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: گورنمنٹ مڈل سکول درکالی شیر شاہی
کی زمین پر قبضہ ودیگر تفصیلات

*3341: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ مڈل سکول درکالی شیر شاہی تحصیل کلر سیداں ضلع راولپنڈی کل کتنی زمین پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دور حکومت میں اس سکول کی زمین کی از سر نو پیمائش عمل میں لائی گئی تھی اگر ایسا ہے تو کیا یہ درست ہے کہ از سر نو پیمائش کے نتیجہ میں سکول کی کل زمین میں کمی واقع ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا سکول کی زمین پر از سر نو پیمائش کے نام پر ناجائز قبضہ کر لیا گیا ہے اس ضمن میں حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ اصل زمین سکول کے نام واپس ٹرانسفر ہو سکے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ مڈل سکول درکالی شیر شاہی تحصیل کلر سیداں ضلع راولپنڈی کا کل رقبہ 9 کنال 16 مرلے ہے۔

(ب) درست نہ ہے کہ نشاندہی کے نام پر قبضہ کی کوئی مصدقہ رپورٹ ملی ہے۔

(ج) قبضہ کے ابہام کو دور کرنے کے لئے متعلقہ اے سی تحصیل کلر سیداں کو ہیڈ ماسٹر GES درکالی شیر شاہی اور سکول کونسل نے مورخہ 06.02.15,29.09.14,21.04.14 اور ڈپٹی ڈی ای او (مردانہ) تحصیل کلر سیداں لیٹر نمبر 1423 مورخہ 03.03.15 کے تحت گزارش کی کہ مذکورہ سکول کی جگہ کی نشاندہی کی جائے جیسے ہی زمین کی نشاندہی متعلقہ محکمہ ریونیو فراہم کرے گا تو مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

فیصل آباد میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3350: محترمہ عفت معراج اعوان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔53 فیصل آباد میں کتنے بوائز اور گرلز سکول ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنے بوائز اور گرلز ہائر سیکنڈری سکول اور ڈگری کالجز کام کر رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) حلقہ میں کتنے ووکیشنل انسٹیٹیوٹ بنائے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔53 فیصل آباد میں بوائز سکولز کی تعداد 78 ہے جبکہ گرلز سکولز کی تعداد 76 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز پرائمری سکولز	=	46
گرلز ایلیمنٹری سکولز	=	17
گرلز ہائی سکولز	=	10
گرلز ہائر سیکنڈری سکولز	=	03
بوائز پرائمری سکولز	=	56
بوائز ایلیمنٹری سکولز	=	10
بوائز ہائی سکولز	=	11
بوائز ہائر سیکنڈری سکولز	=	01

(ب) مذکورہ حلقہ میں بوائز ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد 10 ہے اور گرلز ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد تین ہے اور ایک گرلز ڈگری کالج کام کر رہا ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں ایک ووکیشنل انسٹیٹیوٹ بنایا گیا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: تحصیل شاہ کوٹ میں قائم سکولز اور اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3365: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ صاحب میں کل کتنے گرلز / بوائز، پرائمری، مڈل، ہائی سکول ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کل کتنے ٹیچرز ریگولر اور کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) پنجاب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ڈی ایس (او اینڈ ایم)(ایس اینڈ جی اے ڈی) 2013/3۔5 مورخہ 19۔اگست 2013 کے مطابق کتنے ٹیچرز کو کون سی تاریخ کو ریگولر کیا گیا، ان کے نام مع سکیل تفصیل بتائیں؟

(د) مذکورہ ٹیچرز کون سے سکولوں میں تعینات ہیں، سکولوں کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ صاحب میں کل 107 سکول ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	تعداد
ہائی	16	10	26
مڈل	11	21	32
پرائمری	20	29	49
ٹوٹل	47	60	107

(ب) ان سکولوں میں کل 1356 ٹیچرز کام کر رہے ہیں ان میں سے 1235 ٹیچرز ریگولر ہیں اور 121 ٹیچرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ڈی ایس (او اینڈ ایم)(ایس اینڈ جی اے ڈی) 2013/5۔3 مورخہ 19۔اگست 2013 کی روشنی میں 12-2011 کی کنٹریکٹ پالیسی کے تحت بھرتی ہونے والے 46686 کنٹریکٹ ٹیچرز کو ریگولر کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک سمری بھیجی گئی جس کی منظوری کے بعد ان کنٹریکٹ ٹیچرز کو ریگولر کرنے کے لئے محکمہ خزانہ کو کیس بھیجا گیا۔ محکمہ خزانہ کی طرف سے کیس منظور ہو گیا ہے اور مورخہ 07.08.2015 کو

سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے 46686 کنٹریکٹ ٹیچرز کو ریگولر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔

(د) سکولوں میں تعینات ٹیچرز کی لسٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کے سکولوں کو جاری گرانٹ کی تفصیل

*3377: **سید محمد محفوظ مشہدی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12-2011 اور 13-2012 میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے سکولز کے لئے کتنی گرانٹ حکومت پنجاب نے دی؟

(ب) اس گرانٹ کو کن مدات میں خرچ کیا گیا اور کس کس سکول کو فائدہ پہنچا، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان گرانٹس کو غلط استعمال کیا گیا اور اس پر انکوائری ہو رہی ہے اگر انکوائری ہو رہی ہے تو کس مرحلہ میں ہے اور کب سے انکوائری ہو رہی ہے؟

(د) اگر گرانٹ غلط استعمال ہوئی تو کیا اس کے ذمہ داروں کے خلاف حکومت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 12-2011 میں ایس ایم سی کی مد میں 56.59 ملین کی گرانٹ دی گئی اور 13-2012 میں دی گئی گرانٹ مبلغ 17.5 ملین تھی۔

(ب) اس رقم کو سائنس سامان اور فرنیچر کی خریداری کے لئے خرچ کیا گیا اور جن سکولوں کو فائدہ پہنچا ان سکولوں کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے 17.5 ملین کی گرانٹ سکول کونسلز کی منظوری کے بعد فرنیچر اور سائنس سامان کے لئے استعمال ہوئی لیکن غلط ریٹس کی وجہ سے اس گرانٹ کا غلط استعمال ثابت ہوا کیونکہ بانسبت مارکیٹ ریٹس زیادہ تھے جس کے نتیجہ میں ذمہ داران کے خلاف ایف آئی آر درج ہو چکی ہے۔ کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور کیس انٹی کرپشن کورٹ گوجرانوالہ میں under trial ہے۔ البتہ اس گرانٹ کو جس مقصد یعنی خریداری سائنس سامان اور فرنیچر کے لئے استعمال کیا گیا وہ درست ہے۔

انکوائری مورخہ 18.09.2012 کو شروع ہوئی تھی اب فائنل ہو چکی ہے جن ذمہ داران کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج ہو چکا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- طارق حمید راٹھور سابق EDO(Edu)
2- ملک عمیر ٹھیکیدار
3- ملک اظہار الحق ٹھیکیدار
4- محمد عنایت رانجھا سابقDAO منڈی بہاؤالدین
5- مسعود اختر تارڑ اسسٹنٹ اکاؤنٹ آفیسر منڈی بہاؤالدین
6- مظہر تارڑ Auditor ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس منڈی بہاؤالدین

صرف 13-2012 کی گرانٹ بوجہ ریٹس غلط استعمال ہوئی اور سال 12-2011 کی گرانٹ 56.59 ملین درست استعمال کی گئی۔

(د) انٹی کرپشن کورٹ کے فیصلہ کے مطابق ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

پی پی-222 ساہیوال کے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3396: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-222 ضلع ساہیوال میں بوائز / گرلز کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا میں کون کون سے سکولز کو 2010 سے اب تک اپ گریڈ کیا ہے تفصیل الگ الگ سکول وار فراہم کریں؟

(ج) درج بالا سکولز میں کتنے سکولز کی اپنی عمارات نہ ہیں یا خستہ حال ہیں؟

(د) ان سکولز میں کون کون سے بجلی، چار دیواری، پینے کے پانی، واش رومز اور مناسب فرنیچر سے محروم ہیں سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) حکومت کب تک ان سکولز کے مذکورہ مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-222 ضلع ساہیوال میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد 140 ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز ہائی سکول	گرلز ہائی سکول	بوائز مڈل سکول	گرلز مڈل سکول	بوائز پرائمری سکول	گرلز پرائمری سکول
20	06	12	20	53	29

سکول وار لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکولوں میں 2010 سے اب تک اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

بوائز مڈل سے ہائی لیول	بوائز پرائمری سے مڈل لیول
01	04

(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان تمام سکولوں کی عمارات اپنی ہیں۔ درج بالا سکولوں میں سے صرف گورنمنٹ ہائی سکول ٹھٹھہ بہادر سنگھ کے تین کمرے خستہ حال ہیں۔

(د) ان سکولوں میں بجلی، چار دیواری، پینے کے پانی، واش رومز اور فرنیچر کی سکول وار تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی-222 کے 95 ہائی، مڈل اور پرائمری (بوائز/گرلز) سکولوں میں SMC اکاؤنٹ کے ذریعے سال 14-2013 میں درج ذیل سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

1- سائنس لیب کے حامل چھ سکولوں میں سائنس کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔
2- ایک ہائی اور تین ایلیمنٹری level کے سکولوں میں آئی ٹی لیب بنائی گئی ہیں۔
3- 55 سکولوں میں تعداد کے مطابق فرنیچر مہیا کیا گیا ہے۔
4- 30 سکولوں میں پینے کے لئے صاف پانی کا بندوبست کیا گیا ہے۔
5- بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی وساطت سے سکولوں میں چار دیواری اور ٹائلٹ بلاکس بنائے گئے ہیں اور خطرناک عمارتوں کی مرمت کی گئی ہے نیز باقی ماندہ سکولوں میں حکومت کی جانب سے مزید فنڈز کے دستیاب ہوتے ہی سہولیات مہیا کر دی جائیں گی۔

پی پی-222 ساہیوال کے سکولوں اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*3405: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنے بوائز اور گرلز پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں ان کے نام اور جگہ کے بارے میں آگاہ کریں؟

(ب) کیا مذکورہ بالا سکولز میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق ٹیچرز کی strength پوری ہے؟

(ج) کیا حکومت ان سکولز میں ٹیچرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد 140 ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز ہائی سکول	گرلز ہائی سکول	بوائز مڈل سکول	گرلز مڈل سکول	بوائز پرائمری سکول	گرلز پرائمری سکول
20	06	12	20	53	29

ان سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکولز میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق ٹیچرز کی strength کی تفصیل Annex–B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے خالی اسامیوں کو بذریعہ اشتہار (2014) میرٹ اور تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے پُر کر دیا گیا ہے جو اسامیاں امیدوار کے عدم دستیابی یا متعلقہ قابلیت نہ ہونے کی وجہ سے خالی رہ گئی ہیں ان کو دوسرے مرحلے میں میرٹ / پالیسی کے مطابق پُر کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: بوائز و گرلز سکولوں کو Merge کرنے کی تفصیلات

*3410: محترمہ ثمینہ نور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی۔185 اوکاڑہ میں پنجاب گورنمنٹ کی merge پالیسی کے تحت کتنے سکول merge کئے گئے ہیں، کتنی تعداد بوائز سکول کی اور کتنی گرلز سکول کی ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

پی پی۔185 میں پنجاب گورنمنٹ کی merge پالیسی کے تحت پانچ گرلز سکولز اور سولہ بوائز سکولز merge کئے گئے جن کے نام درج ذیل ہیں:

1- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لئی بالا
2- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول GD/4 نئی آبادی
3- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹھٹھ نامدار
4- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹبی پڑھیار
5- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نوطہ کیچھی

1- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول کوٹ نوبہار شاہ
2- ٹھٹھ دھیرو کا
3- GD/12 ةث
4- GD/10
5- کوہلہ
6- لاشاری
7- لئی زیریں
8- چاہ میانوالہ
9- جوڑے
10- GD/9
11- 1.A.L/9
12- 1.R/13
13- احاطے اسفند یار
14- منگن
15- نورے کی ڈھاری
16- کوٹ عجائب سنگھ

پی پی۔57 فیصل آباد: سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3413: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کے جن گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے، ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت ان سکولوں میں کب تک خالی اسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کے جن گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہ ہے، ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی سکول وار تعداد کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی اسامیاں تبادلہ جات یا ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہیں۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں خالی اسامیوں کو آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق پُر کر دیا جائے گا۔

پی پی۔57 فیصل آباد: بوائز و گرلز ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3414: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کی کس کس یو سی میں گرلز و بوائز ہائی سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) کس کس یو سی میں ابھی تک گرلز و بوائز ہائی سکول نہ ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس حلقہ کی تمام یو سیز میں حکومتی پالیسی کے تحت گرلز و بوائز ہائی سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔57 تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کی درج ذیل یونین کونسلز میں گرلز و بوائز سکولز کام کر رہے ہیں۔

گرلز ہائی سکولز: (UC,77,80,81,86)

بوائز ہائی سکولز: (UC,74,75,76,77,79,80,83,85,86,87)

ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یو سی نمبر (78,82,84) میں گرلز ہائی سکول موجود نہ ہیں کیونکہ ان یونین کونسلز میں موجود ایلیمنٹری سکولز گورنمنٹ کے norm کے مطابق criterion کو پورا نہیں کرتے۔

(ج) جی ہاں رکھتی ہے اور یونین کونسل نمبر 83 میں واقع گورنمنٹ گرلز مڈل سکول پنڈی شیخ موسیٰ کی اپ گریڈیشن کے لئے۔/55,00,000 روپے کی لاگت سے ہائی بلاک کی تعمیر

جاری ہے اور جو بھی سکول حکومت کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق norm کو پورا کرے گا اُسے اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

یوحنا آباد لاہور: بوائز و گرلز سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*3417: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یوحنا آباد لاہور میں بوائز و گرلز سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کیا ان تمام سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے؟

(ج) کیا ان سکولوں میں بلڈنگ ان میں پڑھنے والے طالبعلموں کی کلاس وار تعداد کے مطابق ہے؟

(د) کس کس سکول کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے اور بچوں کی تعداد کے مطابق کم ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان سکولوں کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یوحنا آباد لاہور میں گورنمنٹ کا کوئی بھی پرائمری، مڈل، اور ہائی گرلز یا بوائز سکول نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور کے گرلز سکولز میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

319: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے گرلز ہائی سکول ہیں؟

(ب) کون کون سے سکولوں میں کتنی کتنی ایس ایس ٹی سائنس کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، الگ الگ ٹاؤن اور سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور میں کل 193 گرلز ہائی سکول ہیں۔

(ب) لاہور میں کل 81 ایس ایس ٹی سائنس کی اسامیاں خالی ہیں اور جس مدت سے خالی ہیں ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے لاہور کے تمام سکولز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دے دیا ہے۔ اُمیدواران سے درخواستیں وصول ہو چکی ہیں جن کی آخری تاریخ 2015-01-29 تھی۔ تمام کام ہنگامی بنیادوں پر تیزی سے جاری ہے شیڈول اور میرٹ کے مطابق بروقت پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

سرگودھا میں سرکاری سکولز میں بنیادی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

322: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے سکول ایسے ہیں جو چار دیواری، بجلی اور پانی کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں کل 1818 سرکاری سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکولز	تعداد
بوائز ہائی سکول	133
گرلز ہائی سکول	147
بوائز ایلیمنٹری سکول	158
گرلز ایلیمنٹری سکول	210
بوائز پرائمری سکول	590
گرلز پرائمری سکول	580
کل تعداد سکولز	1818

(ب) ضلع سرگودھامیں جن سکولوں میں بجلی کی سہولت میسر نہ ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ بوائزہائی سکول	65
گورنمنٹ بوائزپرائمری سکول	170
گورنمنٹ گرلزپرائمری سکول	36
کل تعداد سکول	271

جن سکولوں کی چاردیواری نہ ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ بوائزپرائمری سکول	46
گورنمنٹ گرلزپرائمری سکول	48
کل تعداد سکول	94

ضلع سرگودھامیں تمام سکولوں میں پانی کی سہولت موجود ہے۔

(ج) حکومت ان سکولوں کو تمام بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس مقصد کے لئے سال15۔2014میں حکومت پنجاب نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مبلغ342.000 ملین فنڈز مختص کئے ہیں اور سکولوں کی سکیمیں منظور ہوچکی ہیں جن کا کام 30۔جون 2015تک مکمل ہوجائے گااور بقیہ سکولوں کے تخمینہ جات تیار ہورہے ہیں۔گرانٹ کی کاپی (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل فورٹ عباس میں مساجد سکولز سے متعلقہ تفصیلات

366:جناب محمد نعیم انور:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مساجد سکولز اور جو امام مسجد تعینات کئے گئے ہیں ان کی تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ ان امام مساجد کی تنخواہ250روپے ماہانہ آج سے تقریباً25سال پہلے مقرر ہوئی تھی آج بھی وہی دی جارہی ہے؟

(ج) کیاحکومت ان امام مساجد کی تنخواہیں بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) تحصیل فورٹ عباس ایلیمنٹری ونگ مردانہ میں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے امام معلمین کی195پوسٹیں منظور شدہ ہیں جن میں 55امام معلمین تعینات ہیں اور140پوسٹیں خالی ہیں۔

(ب) امام معلمین کی پوسٹیں 1983 میں منظور ہوئیں اس وقت امام مساجد کو ماہانہ -/150 روپے اعزازیہ دیا جاتا تھا اپریل 1988 میں اعزازیہ بڑھا کر -/250 کر دیا گیا۔ تا حال -/250 روپے اعزازیہ ہی دیا جاتا ہے۔

(ج) جب محکمہ خزانہ پنجاب کی جانب سے دیگر سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی تو ان امام مساجد کو دیئے گئے اعزازیہ میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

بہاولنگر: حلقہ پی پی۔281 میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

387: جناب احسان الحق باجوہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔281 بہاولنگر میں کتنے گرلز و بوائز، پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان سکولز میں کتنی اسامیاں کون کون سے عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں، اسامی وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔281 میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی کل تعداد 252 ہے ان میں سے زنانہ سکولز 151 اور مردانہ سکولز 101 ہیں جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اِن سکولوں میں کل 204 اسامیاں خالی تھیں جن کی عہدہ وار، سکیل وار و سکول وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اِن خالی اسامیوں میں سے 114 اسامیوں کو ریکروٹمنٹ پالیسی 15-2014 کے تحت پُر کر لیا گیا ہے جبکہ باقی 90 اسامیاں آئندہ ہونے والی بھرتی کی پالیسی کے مطابق پُر کی جائیں گی جن کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔168 میں سرکاری سکولز میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

399: جناب علی سلمان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔168 شیخوپورہ / ننکانہ صاحب کے سرکاری سکولز (بوائز و گرلز) میں کون کون سے گریڈ کی ٹیچرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ب) حکومت اس حلقہ کے ان سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔168 شیخوپورہ/ ننکانہ صاحب کے سرکاری سکولز بوائز و گرلز میں خالی اسامیوں کی تفصیل تواریخ اور گریڈ وار Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

BS-09 کی ٹوٹل 19

BS-14 کی ٹوٹل 43

BS-16 کی ٹوٹل 06

BS-17 کی ٹوٹل 09

BS-18 کی ٹوٹل 05

BS-19 کی ٹوٹل 00

(ب) ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں ریکروٹمنٹ کا کام جاری ہے، جلد ہی ان سکولوں میں ٹیچرز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

حلقہ پی پی۔168 میں سرکاری سکولز میں مسنگ فسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

401: جناب علی سلمان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔168 شیخوپورہ کم ننکانہ صاحب کے کون کون سے سرکاری سکولز میں کون کون سی missing facilities ہیں اس کی تفصیل سکولز وار بتائیں؟

(ب) کیا حکومت اس حلقہ کے سکولوں میں missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔168 شیخوپورہ/ ننکانہ صاحب کے آٹھ سرکاری سکولوں کی missing facilities کے سلسلہ میں نشاندہی کی گئی ہے۔ جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت اس حلقہ کے سکولوں کو missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مذکورہ سکولوں میں missing facilities فراہم کرنے کے لئے لیٹر نمبری D-/15

1/4668 مورخہ 29.07.2015 کے تحت ڈی سی او شیخوپورہ کو لکھ دیا گیا ہے۔ جیسے ہی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ شیخوپورہ کی طرف سے فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے ان تمام مذکورہ سکولوں میں missing facilities فراہم کر دی جائیں گی۔ لیٹر کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔69 کے سکولوں میں مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے کے لئے فنڈز دینے سے متعلقہ تفصیلات

420: میاں طاہر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد حلقہ پی پی۔69 میں کتنے سرکاری سکولز ہیں اور کون سے سکول کو missing facilities کے لئے مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں فنڈز فراہم کئے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت حلقہ پی پی۔69 میں واقع ایسے سکولوں میں missing facilities کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جہاں ابھی تک فنڈز فراہم نہیں کئے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔69 فیصل آباد میں 24 سرکاری سکولز ہیں۔ کیٹیگری وار تفصیل درج ذیل ہے:

لیول	گرلز	بوائز
پرائمری	3	7
مڈل	3	2
ہائی	4	3
ہائر سیکنڈری	1	1
کل تعداد	11	13

مالی سال 14۔2013 میں 14.287 ملین اور سال 15۔2014 میں 4.500 ملین فنڈز مذکورہ حلقہ کے سکولز میں missing facilities کو پورا کرنے کے لئے فراہم کئے گئے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ کے تمام سکولز میں بجلی، پانی، چاردیواری کی سہولیات موجود ہیں لیکن گیارہ سکولز میں اضافی کمرہ جات، 13 میں ٹائلٹ اور 11 سکولز میں فرنیچر کی سہولیات مزید درکار ہیں، تفصیل (Annex-B-i-ii-iii) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ حلقہ

میں موجود سکولز جن میں مزید سہولیات درکار ہیں ان سکولز میں فنڈز کی فراہمی کے لئے ڈی سی او فیصل آباد کو لیٹر نمبر42/P&D/9699 مورخہ 25.07.2015 کے تحت درخواست کر دی گئی ہے لیٹر کی کاپی Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز موصول ہونے پر ان سکولز میں missing facilities کو پورا کر دیا جائے گا۔

چلڈرن کمپلیکس لاہور میں بچوں کو تفریح سامان کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

435: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن کمپلیکس لاہور کی انتظامیہ بچوں کو تفریح کے لئے کون کون سا سامان مہیا کرتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) چلڈرن کمپلیکس لاہور میں گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران بچوں کو کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں نیز 14-2013 کے دوران کتنے بچوں کو کون سے کورسز کروائے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں درج ذیل سیکشنز موجود ہیں جہاں بچوں کی تفریح کے لئے مختلف نوعیت کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔

لائبریری سیکشن، کمپیوٹر سیکشن، ٹوائے سیکشن، ہابی سیکشن، آڈیو ویڈیو سیکشن، جیالوجی میوزیم، جیمنیزیم Aquarium خان اکیڈمی، گلوبل کاؤنٹ ڈاؤن Mini Zoo اندرونی سرگرمیاں کیرم بورڈ، سنوکر، ٹیبل ٹینس اور جھولے وغیرہ۔

(ب) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں 14-2013 میں گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران 1883 بچوں نے مختلف کورسز میں شمولیت اختیار کی۔ بچوں کو کروائے گئے کورسز کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چلڈرن کمپلیکس لاہور کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

436: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن کمپلیکس لاہور کا قیام کب عمل میں لایا گیا، اس کی تعمیر پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) چلڈرن کمپلیکس کی تعمیر کے لئے کون کون سے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے اور اس کی تعمیر کس ٹھیکیدار نے کتنی مالیت میں مکمل کی؟

(ج) چلڈرن کمپلیکس لاہور میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) چلڈرن لائبریری کمپلیکس کا قیام 14۔اکتوبر 1988 میں عمل میں آیا اس کی تعمیر پر کل رقم۔/2,92,20,000 روپے خرچ کی گئی۔

(ب) بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے چلڈرن لائبریری کمپلیکس کی تعمیر کی۔ ضلعی نفاذ کے بعد یہ ڈیپارٹمنٹ defunct ہو گیا اور ضلعی سطح پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے قیام کے بعد سارا پرانا ریکارڈ بھی شفٹ کر دیا گیا اور بارہا کاوشوں کے باوجود ریکارڈ میسر نہ آسکا جس کے باعث مذکورہ معلومات فراہم کرنا مشکل ہے۔

(ج) چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں کل 35 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل ملکوال میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

498: جناب شفقت محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ملکوال (ضلع منڈی بہاؤالدین) کی ہر یونین کونسل میں سرکاری ہائی سکولز (بوائز و گرلز) کی تعداد پوری ہے؟

(ب) کیا ان سکولز کی عمارات ضرورت کے مطابق ہیں اور تمام سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) تحصیل بھر میں تمام یونین کونسل وار سکولز میں اساتذہ کی اسامی وار تعداد بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں یو سی کی کل تعداد 17 ہے۔ سرکاری ہائی سکولز بوائز اور گرلز ہر یونین کونسلز میں قائم نہ ہیں۔ جن یونین کونسلز میں بوائز سکول نہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- یو سی بادشاہ پور۔/52 2- یو سی ڈفر۔/58
3- یو سی گڑھ قائم۔/64

جن یونین کونسلز میں گرلز سکول نہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- یو سی سٹی ملکوال۔/50 2- یو سی وارڈ عالم شاہ۔/54
3- یو سی گوہڑ۔/55 4- یو سی ڈفر۔/58
5- یو سی بوسال۔/60 6- یو سی وڑائچ۔/62
7- یو سی گڑھ قائم۔/64

مندرجہ ذیل یونین کونسلز میں بوائز اور گرلز ہائی سکول موجود ہیں۔

1- یو سی سٹی ملکوال۔/49 2- یو سی ہریہ۔/51
3- یو سی گوجرہ۔/56 4- یو سی رکن۔/57
5- یو سی پنڈ مکو۔/59 6- یو سی بار موسیٰ۔/61
7- یو سی میانہ گوندل۔/36 8- یو سی پنڈی راواں۔/65

(ب) تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤ الدین میں 24 بوائز و گرلز ہائی سکولز ہیں جن میں سے 19 سکولز کی عمارات معیاری ہیں اور وہاں تعلیمی سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں جبکہ تمام گرلز ہائی سکولز کی عمارات معیار کے مطابق ہیں۔

صرف پانچ بوائز ہائی سکولز کی عمارات طلباء کی تعداد کے مطابق نہ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1- یو سی 53/بوائز ہائی سکول چوٹ دھیراں۔
2- 2 یو سی 59/بوائز ہائی سکول مونہ ڈپو۔
3- یو سی 62/بوائز ہائی سکول چک نمبر 26۔
4- یو سی 63 بوائز ہائی سکول میانہ گوندل۔
5- یو سی 51 بوائز ہائی سکول ماچھی۔

(ج) تحصیل ملکوال میں اسامی وار اساتذہ کی تعداد کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جناب محمد صدیق خان اور چودھری طاہر احمد سندھو نے وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہی تھی مگر ان سے commit کیا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا لہٰذا ان کی بات سن کر جائیں گے۔ جی، جناب محمد صدیق خان!

پوائنٹ آف آرڈر
پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن معیاری تعلیم دینے میں ناکام

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا منسٹر صاحب سے ایک سوال ہے اور میرا conceptual issue ہے۔ میرا issue یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے تحت 1991 میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن یعنی PEF کا بل متعارف کرایا گیا۔ PEF کے حوالے سے بل 1991 میں اس اسمبلی میں پیش ہوا اور اس کے بعد ایکٹ کی صورت میں 2004 میں آیا۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا جو بنیادی concept ہے کہ جتنا بھی پبلک کا infrastructure ہے اس میں آپ نے پرائیویٹ پارٹنرشپ بنانی ہے اور پرائیویٹ کمیونٹی اور پروفیشنلز کے ساتھ پارٹنرشپ کر کے infrastructure دینا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد صدیق خان! آپ سوال کریں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے تھوڑی وضاحت کرنی ہے۔ منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے اس میں مجھے contradiction نظر آئی کہ پنجاب ایجوکیشن پارٹنرشپ میں ہم ایک کوالٹی ایجوکیشن لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم مناسب نرخوں پر غریب کے بچوں کو تعلیم دلا رہے ہیں۔ آپ سوال نمبر 3338 میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے جز (الف) میں جواب ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ پنجاب کے خزانہ سے غریب بچوں کو پنجاب ایجوکیشن پارٹنرشپ کے حوالے سے تعلیم دی جاتی ہے۔ انہوں نے دوسری طرف یہ کہا کہ وہ مناسب نرخوں پر غریب کے بچوں کو کوالٹی ایجوکیشن دی جاتی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ کیا کوالٹی ایجوکیشن پبلک سیکٹر نہیں دے سکتا اور صرف پرائیویٹ سیکٹر ہی دے سکتا ہے؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا conceptual سوال ہے کہ جو پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی ہے تو کسی بھی ویلفیئر اسٹیٹ میں particularly پاکستان میں ہر شہری کے بچے کو میٹرک تک تعلیم دینا، ہر بیمار کو علاج دینا state کی ذمہ داری ہے۔ کیا پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی کا وجود اس concept کے خلاف نہیں جس میں state تعلیم دینے کے لئے ہر بچے کو constitutionally duty bound ہے؟ میرے یہ دو سوال ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب!آپ بھی سوال کر لیں پھر منسٹر صاحب اکٹھے ہی جواب دیں گے۔منسٹر صاحب!آپ یہ note کر لیں۔

چوہدری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میں نے اپنے گاؤں کے دونوں سکول visit کئے، میں بچیوں کے سکول میں گیا وہاں پر 9th کی کتاب کا پہلا page کسی کو نہ آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب!پھر ٹیچر نے پڑھ کر بتایا۔آپ اگلی بات کریں۔

سرکاری سکولز معیاری تعلیم دینے کی بجائے صرف لٹریسی ریٹ بڑھانے میں مصروف

چوہدری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں اس کے بعد بچوں کے سکول گیا۔ وہاں کلاس میں تو کسی ایک کو بھی کچھ پڑھنا نہ آیا، دو ٹیچر تھے میں نے کہا کہ آپ پڑھ کر سنا دیں تو ان کو بھی پڑھنا نہیں آتا تھا۔It's very unfortunate and unfair میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ان کو promote کیسے کر دیا ان کو تو آتا جاتا ہی کچھ نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ literacy rate بڑھا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فیل نہیں کرنا literacy rate بڑھانا ہے۔Just imagine کہ ایسے ہی promote کر کے literacy rate بڑھانا ہے، اس پر اربوں روپے خرچ ہو گئے ہیں تو this is true state of affairs یہ آپ کہیں تو میں before this august House on oath confirm کر سکتا ہوں کہ جتنی بات میں نے آپ کو بتائی ہے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ ایک دو اور بھی relevant باتیں ہیں لیکن یہاں منسٹر صاحب ہوتے ہیں اور موقع بھی نہیں ہوتا۔اس وقت سیکرٹری موجود ہیں اس لئے گزارش یہ ہے کہ جو سکول نئے بنتے ہیں یا اپ گریڈ ہوتے ہیں ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ building handover نہیں ہوئی اور اس میں سالہا سال لگ جاتے ہیں جب handover ہو جاتی ہے تو پھر SNE نہیں آتی۔ آپ یقین کریں اور ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔ میں کیا الفاظ استعمال کروں کہ ہم SNE کی approval کے لئے بہت خوار ہو جاتے ہیں۔اس کے لئے at least کوئی سسٹم ہونا چاہئے اور اس پر سوچیں کہ یہ automatically operative ہو اور based personal نہ ہو۔ میں یہ باتیں ایوان کے knowledge میں لانا چاہتا تھا۔منسٹر صاحب سے پوچھیں کہ وہ اس حوالے سے کیا کر رہے ہیں؟ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ جناب محمد صدیق خان اور چودھری طاہر احمد سندھو کی باتوں کا جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ جو Regulatory Authority کی بات ہوئی ہے تو سسٹم آہستہ آہستہ refine ہوتے ہیں اور ان پر implement کیا جاتا ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایک ایسا ادارہ تھا جو موجود تو تھا لیکن اس کے statistics and figures دیکھیں تو اس پر 2008 سے کام شروع ہوا، اس کی 2009 سے باقاعدہ پالیسی بنائی گئی اور اس کے بعد year-wise دیکھیں۔ 2008 میں جب کام شروع ہوا تو PEF کو 3۔ارب روپے تک دیا جاتا تھا پھر ہر سال ایک ارب روپے سے زیادہ کا اس میں اضافہ کیا گیا، capacity building کی گئی اور ایک سسٹم لایا گیا۔ آج ہم 10.50۔ارب روپے PEF کے ذریعے پنجاب کے پندرہ لاکھ بچوں اور بچیوں کو تعلیم کے لئے دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو buildings موجود ہیں اور infrastructure موجود ہے تو ہم پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کو لے کر آئے ہیں تو پہلی بات یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بہت زیادہ corporate social responsibility کے اندر یا ایجوکیشن میں بہت زیادہ کام کیا ہے اور جن کے نام ہم short list کر کے لائے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا تعاون ہے کہ جہاں جہاں ہمارا انفراسٹرکچر موجود ہے ہم سب سے پہلے وہ offer کر رہے ہیں اور جہاں جہاں پر انفراسٹرکچر موجود نہیں ہے وہاں یہ خود develop کر رہے ہیں۔ ہم ان تمام models کو لے کر چل رہے ہیں اور اس کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک سندھو صاحب کی بات کا تعلق ہے تو یہ میرے لئے بڑے محترم ہیں لیکن پنجاب اسمبلی میں جو چند رُعب والے ممبران ہیں یہ ان میں سے ایک ہیں۔ اس لئے جب اتنے رُعب والا ایم پی اے جب بچوں کے سامنے جا کر کھڑا ہو گا تو ان کی ویسے گھگی بند ہو جائے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ "پڑھو پنجاب اور بڑھو پنجاب" کے اندر حکومت پنجاب کا پہلا focus 2010 سے 2014 تک رہا کہ ہم basic missing facilities کی فراہمی اور اساتذہ کی کمی کو پورا کریں۔ اب ہمارا focus quality drive پر ہے۔ اس میں اساتذہ کی ٹریننگ، بچوں کا سلیبس بہتر کرنا، SOLs examinations کے مطابق develop کرنا یہ سب continuous process ہے۔ آپ اس process کے اندر دیکھیں کہ ہمارا result improve ہو رہا ہے اور بچوں کی capacity بھی improve ہو رہی ہے اس لئے میں اس معزز ایوان میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ

آپ پچھلے پانچ سال کا data اٹھا کر دیکھ لیں کہ کیا پنجاب کے سکولوں کے اندر وہ سکول جو سالہا سال سے نظر انداز ہوتے تھے ان میں بہتری نہیں آ رہی؟ کیا وہاں پر اساتذہ کی کمی پوری نہیں ہو رہی؟ کیا وہاں پر enrollment نہیں بڑھ رہی؟ کیا وہاں پر teachers attendance نہیں بڑھ رہی؟ کیا وہاں پر missing facilities کو پورا نہیں کیا جا رہا؟ انہی چیزوں پر ہمارا focus تھا جس پر ہم عمل کر رہے ہیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ انور کی تحریک استحقاق ہے اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 467/15 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔ (شور وغل)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں، بتائیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایک سال سے ہمارے علاقے اتحاد کالونی گلبرگ میں سکول کی دیواریں اور چھتیں گری ہوئی تھیں لیکن کوئی گورنمنٹ کا بندہ وہاں اس کو ٹھیک کرنے کے لئے نہیں آ رہا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو note کر لیں۔ سیکرٹری صاحب! آپ نے پھر مجھے یاد کروانا ہے اور میں منسٹر صاحب سے اس کے بارے میں پوچھوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! نہیں، ہم نے خود funding کر کے وہاں سکول تیار کر دیا ہے لیکن گورنمنٹ اس کو لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہمارے لوگ ایک سال سے ای ڈی او اور سیکرٹری سکول کے پاس چکر لگا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں ای ڈی او سے بات کرتا ہوں۔ جی، جناب طارق محمود باجوہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! دو منٹ میری بھی بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بھچر صاحب! طارق محمود صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ منسٹر صاحب کی اگست 2013 کی تقریر نکلوا کے دیکھ لیں کہ رانا مشہود احمد خان جس طرح فرما رہے تھے کہ سکول کونسل میں ایم پی ایز کو بھی accommodate کیا جاتا ہے۔ رانا مشہود احمد خان نے اگست 2013 کو فرمایا تھا کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیز میں ہر ایم پی ایز کو رکھا جا رہا ہے۔ میں اس بارے میں یہ عرض کروں گا ہم اپنا یہ مؤقف رکھتے ہی نہیں ہیں کہ آپ ہمیں ڈویلپمنٹ کے کاموں میں شامل کریں کیونکہ یہ بات مکمل طور پر سامنے آچکی ہے کہ پی ٹی آئی اپوزیشن کے ممبرز کو کچھ نہیں دینا تو میری آپ سے یہ request ہے کہ رانا صاحب کی آپ اس وقت کی اور آج کی تقریر دیکھ لیں وہ on the floor of the House یہ فرما گئے ہیں کہ ان تمام ایم پی ایز کو بھی accommodate کیا جاتا ہے۔ ہمارے اوپر تو جو ہم سے ہارے ہوئے ہیں وہ ہم پر مسلط ہیں۔ ہم صرف آپ کے توسط سے ان کو یہ عرض کریں گے کہ کم از کم اس معزز ایوان میں ایسی بات نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ بھچر صاحب! آپ کی بات نوٹ کر لی گئی ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود صاحب آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر اس ایوان کی توجہ ایک نہایت ہی اہم issue پر۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! جی، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت ہی اہم issue پر دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں قومی اخبار روزنامہ "اوصاف" میں ایک خبر تھی کہ جس میں لکھا تھا کہ حکومت پنجاب نے راولپنڈی ڈسٹرکٹ کے لئے 35 کروڑ روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ جاری کیا ہے اور 36 اضلاع میں 7۔ارب روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ جاری کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں آیا کہ ایسے حالات میں

جبکہ الیکشن کمیشن کی طرف سے بلدیاتی انتخابات کا شیڈول announce ہو چکا ہے اور ایک ماہ کے اندر مرحلہ وار طور پر پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ہونے جا رہے ہیں اور یہ کروڑوں روپے جو حلقہ وار پی پی-1 سے لے کر پی پی-14 ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے حلقوں میں یہ فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں یہ نکتہ جو کہ ایک اخبار کی خبر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! میں اس کو دیکھتا ہوں۔ جی، جناب طارق محمود باجوہ! شیخ صاحب! میں اس کے بعد آپ کی بات سنتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میری بھی بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ایک منٹ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ جی، باجوہ صاحب!

مردار جانوروں کے گوشت کی فروخت روکنے کے لئے قانون بنانے کا مطالبہ

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 28- اپریل 2015 کی خبر کے مطابق شاہدرہ میں لائیو سٹاک ٹیم کا چھاپہ، 200 کلو مردار گوشت برآمد، دو قصاب گرفتار۔ تفصیل یوں ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کی ٹیم نے لاہور شاہدرہ میں چھاپہ مار کر 200 کلو مردار جانوروں کا گوشت برآمد کر لیا اور دو قصابوں کو گرفتار کروا کر مقدمہ درج کر لیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم خواتین کو کیوں پس پشت ڈالا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں آپ کی بات سنتا ہوں جب آپ سے commit کیا ہے تو میں آپ کی بات بھی سنوں گا۔ میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ میرے ہی نہیں پورے ایوان کی آواز ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! جی، مجھے پتا ہے کہ آپ پورے ایوان کی آواز ہیں کیونکہ ماشاءاللہ آپ کی آواز بہت ہے لہٰذا آپ ذرا صبر کریں۔ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ جی، باجوہ صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

(اذان ظہر)

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شروع سے پڑھ دوں یا جتنی پڑھ لی ہے اس سے آگے شروع کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جتنی پڑھ لی ہے اس سے آگے شروع کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ محکمہ لائیو سٹاک کا ایک مستحسن عمل ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے واقعات متعدد مرتبہ رونما ہو چکے ہیں، محکمہ لائیو سٹاک اور پولیس ملزمان کو پکڑتی ہے لیکن وہی دھندہ شروع کر دیتے ہیں۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بھر میں کوئی ایسا قانون ہی موجود نہ ہے جس سے ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جا سکے۔ کمزور اور ناتواں قانون کی موجودگی میں ملزمان مردار گوشت فروخت کرتے ہیں اور چند پیسوں کے مچلکے بھر کر ضمانتیں کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حکومت کو فوری ایسا قانون بنانا چاہئے کہ اس جرم میں گرفتار ملزمان کی کسی بھی صورت ضمانت نہ ہو سکے اور ناقابل ضمانت قانون بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ جو انسانی جانوں سے کھیلتے ہیں ان کے لئے کڑی سے کڑی عبرتناک سزا ہونی چاہئے تاکہ آئندہ سے ایسے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور صوبہ بھر کی عوام کو ایسی اذیت سے بچایا جا سکے۔ متذکرہ صورتحال سے صوبہ بھر میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اسی ضمن میں متعدد تحاریک التوائے کار آ چکی ہیں اور ان کا جواب دیا جا چکا ہے اور وہ سب dispose of ہوئی ہیں۔ اس ضمن میں، میں یہ عرض کروں کہ حکومت پنجاب اس مسئلے پر انتہائی سنجیدہ ہے اور قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے 36 اضلاع میں 2 لاکھ 78 ہزار 524 کلو گرام حرام مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 2034 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ تمام اضلاع کے ساتھ ساتھ لاہور میں بھی کارروائی کرتے ہوئے 949 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ 1045 افراد گرفتار کئے گئے ہیں اور 78 چالان مرتب کئے گئے ہیں۔ جرمانے وصول کرنے کے علاوہ 15 گاڑیاں بھی تحویل میں لی گئی ہیں۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کیونکہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں کی تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی کے لئے بھی ہر ضلع میں کاؤنٹر کھولے گئے ہیں اور ٹول فری ٹیلیفون نمبر بھی دیئے گئے ہیں جو کہ 24 گھنٹے سروس دے رہے ہیں۔ عوام اور اس کے ساتھ تمام ممبران کے

لئے بھی یہ عرض ہے کہ اس سسٹم کو انتہائی فعال بنایا گیا ہے مزید برآں حکومت پنجاب نے موجودہ Punjab Elementary Slaughter Control Act 1963 میں ترمیم کی تجویز دی ہے اور یہ تجاویز کابینہ کے سپرد ہو چکی ہیں جس میں سخت سے سخت سزائیں تجویز ہو چکی ہیں اور انشاءاللہ اس کی منظوری کے بعد تمام صوبہ بھر میں اس قانون کو لاگو کر دیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ! اب آپ بولیں کیا بات کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مختصر سی بات جلدی کریں۔

پنجاب اسمبلی کے ممبران کی تنخواہ قانون کے مطابق بڑھانے کا مطالبہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ ہم Members of Parliament یہاں عوامی مسائل حل کرنے آتے ہیں لیکن ہمارا مسئلہ کون حل کرے گا؟ یہ قانون میں ہے کہ گورنمنٹ ملازمین کی salary بڑھتی ہے ہماری بھی بڑھنی چاہئے اور ہر دفعہ لارا ہی لگایا جاتا ہے۔ آج سارے ایوان نے مجھے کہا ہے کہ ہماری آواز آپ سپیکر صاحب تک پہنچائیں اور ہمیں آج result چاہئے۔ ہمیں بتایا جائے کہ کب ہمارا Bill آئے گا اور کب salary بڑھے گی؟ ہم یہ بھیک نہیں مانگ رہے بلکہ یہ ہمارا right ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان اسمبلی کے ممبران کی تنخواہ دیکھ لیں۔ یہ پنجاب سب سے بڑا اور امیر صوبہ ہے لیکن سب سے زیادہ neglected ایم پی اے ہم ہیں۔ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! آپ نے اس پر کیا کیا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا جا رہا ہے؟ ہمیں اس کا آج جواب چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کا جواب لیتے ہیں۔ میاں محمودالرشید!آپ اس پر کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!آج اس پر کچھ ہونا چاہئے۔(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمودالرشید!آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟جی،قائد حزب اختلاف بات سنیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!ایک منٹ میری بات سنیں اور آپ سب تشریف رکھیں۔اس پر سارے پارلیمانی لیڈران agree تھے اور صرف میاں محمودالرشید صاحب کی رائے لینی تھی۔اب میاں صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وہ اس پر کیا کہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر!ہم نے میٹنگ میں یہ طے کیا تھا کہ تمام جو political parties یا اسمبلی میں جن کی نمائندگی ہے اُن کے پارلیمانی لیڈران کی میٹنگ میں اس مسئلے کو حل کر لیا جائے جبکہ اس حوالے سے کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جس کے کافی اجلاس بھی ہو چکے ہیں۔ میری معزز بہنوں نے جو مطالبہ کیا ہے یہ آج کے دَور میں بڑی جائز بات ہے اور اس issue پر آپ کو ضرور غور کرنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ!آپ تشریف رکھیں۔جی،رانا صاحب!آپ اس پر کیا کہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس میں کوئی دوسری رائے یا کوئی doubt نہیں ہے کہ اِس وقت ممبران پنجاب اسمبلی کے Privileges, salary یا دوسرے جو الاؤنسز ہیں وہ قومی اسمبلی، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ اسمبلی سے بھی کم ہیں اور اِن میں اضافہ ہونا چاہئے۔اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس بارے میں قائد حزب اختلاف کی ایک observation تھی اور جب یہ Bill کمیٹی نے کافی غور وخوض کے بعد پاس کیا تھا تو بعد میں اس میں ترامیم ان کی مشاورت سے ہوئی ہیں۔انہوں نے یہ کہا تھا کہ پورے ایوان کو on board لے لیا جائے۔جب last time یہ معاملہ اس ایوان میں اٹھا تھا تو consensus کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ ایک میٹنگ سپیکر صاحب بلائیں گے جس میں تمام political parties کے پارلیمانی لیڈران جو اس معزز ایوان میں موجود ہیں وہ شرکت کریں گے اور اُن کی approval کے بعد اس بل کو ایوان میں لایا جائے گا۔میں بالکل اس

commitment پر قائم ہوں اور گورنمنٹ بھی اس پر قائم ہے۔ آج یا جب آپ چاہیں میٹنگ ہو جائے گی۔ اس سے پہلے دو دفعہ کوشش ہوئی ہے لیکن ایک دو صاحب۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی نشستوں
کے سامنے کھڑے ہو کر "آج آج" کی آوازیں لگانے لگیں)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سب بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں ایک دو صاحبان بوجوہ حاضر نہیں ہو سکے۔ میری بالکل اس بارے میں بڑی واضح commitment ہے۔ اس کا اجلاس آج کر لیں، کل کر لیں یا جب آپ چاہیں کر لیں اور جو اس ایوان میں طے ہوا ہے اس کے مطابق اس کو resolve کروا دیں میں اس کے لئے تیار ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب اور رانا صاحب! کل ہی آپ اس کی میٹنگ کر کے اس ایوان میں آ کر بتا دیں اور اسمبلی کے ملازمین کی تنخواہوں کے حوالے سے جو issue تھا وہ بھی آپ کل discuss کر کے اس ایوان کو بتائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل آپ سے گزارش کی تھی جس پر آپ اور لاء منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا۔ ہم نے اس ایوان کی طرف سے مرکزی حکومت کو ایک سفارش بھیجنی تھی کہ گیس کی قیمتوں میں اضافہ سے مہنگائی میں بے پناہ اضافہ ہو گا لہٰذا اس اضافہ کو واپس لیا جائے۔ یہ قرارداد ہے اور آپ نے اس کا وعدہ بھی کیا تھا کہ آج حکومتی بنچوں کی طرف سے rules suspend کر

کے ہم پاس کرنا چاہتے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ ہم یہاں سارے مسائل بیان کرتے ہیں لیکن ہم عوام کی بات بھی کریں۔اپنی تنخواہوں کی بھی بات ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!ذرا ایک منٹ۔ میں اب سرکاری کارروائی شروع کر چکا ہوں اس پر پانچ سات منٹ لگیں گے اس کے بعد آپ تسلی سے بات کیجئے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر!اس کی اہمیت کو دیکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کل یہ بات ہوئی تھی اور میں بالکل اس کی commitment آپ سے کر چکا تھا بلکہ لاء منسٹر صاحب نے بھی اس پر بات کی تھی جو اس کا جواب دیں گے۔آپ مجھے صرف پانچ منٹ دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میری بات بھی سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پانچ منٹ مجھے دے دیں۔

Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution…

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!کل آپ نے مجھے کہا تھا کہ آج مجھے ٹائم دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFARIS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015."

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats and Secretary Assembly should count the Members.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں
کے آگے کھڑے ہو گئے اور ممبران کی گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، more then 93 Members یہاں پر موجود ہیں۔

(Leave is granted)

قرارداد

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution.

آرڈیننس سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015), promulgated on 7th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 5th October 2015."

MR ACTING SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015), promulgated on 7th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 5th October 2015."

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015), promulgated on 7th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 5th October 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے
قاعدہ127 کے تحت تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

سیکرٹری اسمبلی معزز ممبران کی گنتی کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، more then 93 Members یہاں پر موجود ہیں۔

(Leave is granted.)

قرارداد

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution.

آرڈیننس (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), promulgated on 17th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2015."

MR ACTING SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), promulgated on 17th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2015."

The Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), promulgated on 17th July 2015, for a further period of ninety days with effect from 15th October 2015."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR ACTING SPEAKER: Special Audit Report by the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-10. Minister for Law!

سرگودھا امپروومنٹ ٹرسٹ، محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 10-2009 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay:

> "The Special Audit Report by the Auditor General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-10."

MR ACTING SPEAKER: The Special Audit Report by the Auditor General of Pakistan on the Accounts of Sargodha Improvement Trust, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2009-2010 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

Audit Report on Widening/Improvement of Road from Bunga Hayat-Pakpattan-Arifwala, Communication and Works Department, Government of the Punjab for audit year 2011-12. Minister for Law!

محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 12-2011 بسلسلہ کشادگی / اصلاح بُنگہ حیات سے پاکپتن عارف والا روڈ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay:

> "The Audit Report on Widening/Improvement of Road from Bunga Hayat-Pakpattan-Arifwala, Communication and Works Department, Government of the Punjab for audit year 2011-12."

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on Widening/ Improvement of Road from Bunga Hayat-Pakpattan-Arifwala, Communication and Works Department, Government of the Punjab for audit year 2011-12 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

گیس کی قیمتوں میں اضافے سے کھاد کی قیمتوں میں اضافے کا خدشہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے کل سوئی گیس کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کی تھی اور میری درخواست تھی کہ out of turn take up کر کے اسے پاس کیا جائے۔ لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ اس پر آج بات کریں گے تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جو عوام کے حقوق سے متعلق ہے۔ ہم یہاں ایوان میں آتے ہیں تو ہمیں عوام کے مسائل کے حوالے سے بھی بات کرنی چاہئے۔ یہ اتنا بڑا اضافہ جو 63 فیصد ہے یہ فرٹیلائزر پر اور صنعتی استعمال پر ہے جبکہ 13 فیصد گھریلو صارفین کے لئے اضافہ ہے۔ ڈیزل کے اوپر میں نے کل بھی بات کی تھی کہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ سیلز ٹیکس لگا ہوا ہے تو میں یہ

چیزیں قرارداد کے اندر لاکر پیش کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہم وفاقی حکومت سے سفارش کریں کہ اس اضافے کو وہ فی الفور واپس لے کیونکہ اس سے مہنگائی کا طوفان آئے گا جس سے عام آدمی کی زندگی مزید اجیرن ہو جائے گی۔ اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ آج ہم اس کو take up کریں گے تو میری یہ گزارش ہے کہ میری قرارداد کو out of turn take up کر کے پاس کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف جو قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں، جو اضافہ ہوا ہے، کن مدات میں اضافہ ہوا ہے اور اس کا rational کیا ہے؟ میں نے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے رابطہ کیا ہے تو وہ اس سے متعلقہ ساری تفصیل مجھے بھجوا رہے ہیں جو کہ ابھی مجھے موصول نہیں ہوئی کیونکہ میں اس ایوان میں آ گیا ہوں۔ قائد حزب اختلاف یہ تو فرما رہے ہیں کہ 63 فیصد، 63 فیصد اور انہیں یہ نہیں معلوم کہ عام صارف پر کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے؟ یہ 63 فیصد کو بے تحاشا اضافہ کہہ رہے ہیں لیکن ان کے علم میں ہونا چاہئے کہ جو میری اُن سے زبانی بات ہوئی ہے کہ جو کھاد انڈسٹری ہے وہ ایک روپے کی favour یا concession اس بنیاد کے اوپر کہ اسے subsidize rate کے اوپر گیس فراہم کی جا رہی ہے، وہ کسانوں کو نہیں دے رہی اور جو اس نے اپنی product کی قیمت مقرر کی ہوئی ہے اس میں یہ چیزیں in built ہیں لہٰذا ان کے اوپر اضافہ جو ہے وہ آگے کسانوں پر pass on نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ رقم fix ہے تو اس پر جو 63 فیصد اضافہ ہوا ہے وہ دراصل کھاد انڈسٹری میں جو وہ پیسے بنا رہے تھے کہ ایک طرف سے subsidize گیس بھی لے رہے تھے اور دوسری طرف اپنی product کی پوری قیمت بھی وصول کر رہے تھے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ بڑے مفلوک الحال "عوام" ہیں جو فرٹیلائزر انڈسٹری میں ہیں اور ان کے لئے بہت زیادہ رعایت ہونی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ان کے اوپر جو 63 فیصد اضافہ ہوا ہے وہ بالکل ٹھیک ہوا ہے اور یہ بہت پہلے ہونا چاہئے تھا جو کہ اب ہوا ہے۔ باقی جو عام صارف ہے اس پر جو انہوں نے مجھے زبانی بتایا لیکن میں نے انہیں کہا کہ آپ اس کے facts & figures مجھے فیکس کریں۔ وہ 10 سے 13 فیصد کے درمیان ہے وہ 63 فیصد نہیں ہے تو اس کے متعلق اگر پوری تفصیل قائد حزب اختلاف کے پاس ہے تو یہ فرما دیں ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا انتظار کر لیں۔ کھاد انڈسٹری پر اضافے کے اوپر اس معزز ایوان کو کوئی قرارداد پاس نہیں کرنی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے بڑا ہی افسوس ہوا ہے لاء منسٹر کی اس بات سے کہ یہ اس اضافے کو ایک معمول کی بات قرار دیتے ہیں بلکہ اس کو defend کر رہے ہیں۔ قوم چیخیں مار رہی ہے، کسان رو رہے ہیں، پیٹ رہے ہیں اور عام آدمی کے لئے 13 فیصد اضافہ کیا کوئی اضافہ نہیں ہے؟ ایک طرف پٹرول کی قیمتیں جو دنیا میں کم ترین سطح پر ہیں 58 فیصد اس میں decline ہے اور اس میں کمی واقع ہوئی ہے اور ہماری حکومت نے 29 فیصد کیا اور بڑا احسان کیا ہے کہ 3 روپے پٹرول میں مزید کمی کر دی ہے جو benefit عوام کو ہونا چاہئے یہ صرف پٹرول اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کر کے سر چارج بڑھا کر، سیل ٹیکس بڑھا کر عوام کا کچومر نکال رہے ہیں اور حکومتی بنچوں کا یہ رویہ ہے کہ یہ اسے defend کر رہے ہیں۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج پنجاب کے اندر کسانوں کے جو حالات ہیں لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں اور غریب آدمی صرف بجلی کے بل کے ہاتھوں مجبور ہیں اور لوگ ذہنی مریض بن رہے ہیں۔ یہ بجلی کا بل، گیس کا بل دیکھ کر اُن کا خون خشک ہو جاتا ہے وہ دو وقت کی روٹی کھائیں یا یہ بجلی کا بل ادا کریں، گیس کا بل ادا کریں۔ آپ ان بلوں کے اندر دیکھیں 13 قسم کے سر چارج لگے ہوئے ہیں فلاں فنڈ، فلاں سر چارج، فلاں ٹیکس او خدا کے بندو! یہ جو اب اضافہ ہوا ہے آپ کہتے ہیں کہ یہ کسانوں پر pass on نہیں ہو گا جناب! یہ 100 فیصد pass on ہو گا جب یہ گیس آپ اُن کو مہنگی دیں گے وہ definitely fertilizer مہنگی کریں گے fertilizer مہنگی ہو گی تو کسانوں کے اخراجات پہلے ہی بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ پہلے ہی مرے ہوئے ہیں۔ یہ 13 فیصد آپ بڑھا رہے ہیں، میں جنرل کسٹمر کی بات کرتا ہوں میں رہائشی لوگوں کی بات کرتا ہوں کہ عام consumer کے لئے 13 فیصد کا اضافہ بہت بڑا اضافہ ہے۔ اس کی مخالفت میری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کیوں مخالفت کر رہے ہیں کہ جی، مجھے ابھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کی detail آئے گی۔ تمام اخبارات میں اُس کی تفصیلات آچکی ہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں پنجاب کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرنی چاہئے اُن کے دکھوں کا، اُن کے مسائل کا ادراک کرنا چاہئے۔ ہمیں ایوان سے یہ قرارداد پاس کرنی چاہئے کہ فیڈرل حکومت کو یہ پتا چلے ہمارے پنجاب کی عوام کے یہ جذبات ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو allow کریں یہ قرارداد پیش کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! لاء منسٹر صاحب کہتے ہیں آپ قرارداد پیش کریں۔ رانا صاحب یہ کل پیش کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ کل 63 فیصد، 63 فیصد اور انڈسٹری کا نام نہیں لے رہے تھے آج شکر ہے جب میں نے بات کی ہے تو یہ 63 فیصد سے 13 فیصد پر آگئے ہیں۔ ایک تقریر انہوں نے کل کی ہے، ایک تقریر انہوں نے آج کی ہے، ایک تقریر یہ کل کریں گے ان کو ہم بتائیں گے کہ اس قوم کو ذہنی مریض کس نے بنایا ہے جو خود ذہنی مریض ہے وہ پوری قوم کو ذہنی مریض بنانا چاہتا ہے تو یہ بجائے اس کے کہ کل ان کی ایک اور تقریر ہم سنیں یہ قرارداد پیش کریں میں اُس کو oppose کروں گا اور ایوان اُس کے اوپر ووٹ کر دے ان کو آپ allow کریں یہ پیش کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!ہم چاہتے ہیں کہ یہ oppose کریں ہم اسے پیش کریں گے تاکہ ان کا اصل چہرہ عوام کے سامنے آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،آپ کل قواعد کی معطلی کی تحریک proper طریقے سے لے کر آئیں اُس کے بعد ایوان کی sense لے لیں گے۔ چلیں وہ کہہ رہے ہیں تو پیش کر دیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوئی گیس کی قیمتوں کے اضافے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوئی گیس کی قیمتوں کے اضافے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، oppose کیا گیا ہے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوئی گیس کی قیمتوں کے اضافے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 3۔ستمبر 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔